عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۴۱

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اللہ ج بس باقی ہوس

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرے اس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

ایک اور ٹی وی
دھماکے سے پھٹ گیا
۱۰ افراد ہلاک ہوگئے

ماہ رمضان المبارک کی آمد

رمضان المبارک کی فضیلت اور اسکی اہمیت

مرزا قادیانی کی کہانی آنجہانی مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی زبانی

جہاد کے خلاف نصرانی سازش جو
صلاح الدین ایوبی
کے دور میں ناکام بنادی گئی

ذکر پھر مباہلہ کا۔ قادیانی شرارت اور اس کا جواب

دو جھوٹے نبیوں کے دو سچے الہام
قادیانی بنام قادیانی

انتخاب لاجواب جواہر پارے

از: قاضی محمد اسرائیل گرنگی، مانسہرہ

ایک دیانتدار غریب لڑکی سے حضرت عمر فاروقؓ کے لڑکے کا نکاح

آج لوگ مال اور جائداد کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں جبکہ پہلے مسلمان ایمان اور دیانت داری کو دیکھ کر نکاح کیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت فرمادی تھی ایک رات اطراف مدینہ میں کسی ضرورت کے لئے نکلے اچانک ایک عورت کی آواز کہ وہ اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی۔ بیٹی! تم نے ابھی تک دودھ میں پانی نہیں ملایا؟ صبح ہونے کو ہے۔ لڑکی بولی! دودھ میں پانی کیسے ملاؤں امیر المؤمنین نے تو اس سے منع فرما رکھا ہے بڑھیا! اور لوگ بھی تو ملاتے ہی ہیں۔ تم بھی ملالو۔ امیر المؤمنین کو کیا خبر؟ لڑکی! اگر عمرؓ کو خبر نہیں تو رب عمرؓ تو جانتا ہے۔ جب ان کی ممانعت ہے تو مجھ سے تو یہ نہیں ہوگا۔ اس لڑکی کی گفتگو حضرت عمرؓ کو بے حد پسند آئی۔ صبح ہوئی تو اپنے صاحبزادے عاصمؓ کو بلا کر یہ سارا قصہ انہیں سنایا اور فرمایا جاؤ دریافت کرو وہ لڑکی کون ہے؟ عاصمؓ گئے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کا تعلق قبیلہ بنی ہلال سے ہے۔ حضرت عمرؓ کو آکر اطلاع کی۔ یہ سُن کر آپؓ نے عاصمؓ سے فرمایا۔ بیٹا جاؤ اس لڑکی سے نکاح کرلو۔ وہ یقیناً اس لائق ہے کہ اس کے بطن سے ایک شہسوار پیدا ہو جو تمام عرب کی قیادت کرے۔ چنانچہ عاصمؓ نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا اس کے بطن سے اُمّ عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطابؓ پیدا ہوئیں۔ اُمّ عاصمؒ کا نکاح عبدالعزیز بن مروان بن الحکم سے ہوا اور ان سے عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے۔

سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ صفحہ ۱۳

ایک نابینا انصاری نے ایک گستاخ رسولﷺ عورت کو جہنم رسید کر دیا

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں انصار کا ایک شخص آیا اور عرض کیا امیر المؤمنین میرے بارے میں میرے والد کا کارنامہ یاد رکھئے فرمایا! تیرے باپ کا کارنامہ کیا ہے؟ عرض کیا۔ امیر المؤمنین۔ ایک مشرک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی میرے والد نے جو نابینا انصاری تھے کہا کوئی ایسا شخص نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس عورت سے نمٹ لے اچھا مجھے اس کے راستہ پر بٹھا دو اور جب وہ گذرے تو مجھے خبر کر دو۔ ان کو راستہ پر بٹھا دیا گیا۔ جب ان کو اس عورت کے گذرنے کی خبر ہوئی تو لپک کر حملہ کیا اور اسے ٹھکانے لگا دیا۔ یہ سُن کر حضرت عمرؒ نے فرمایا تلک المکارم لاقعبان من لبن شیبا بماء فعادا بعدُ ابوالاً۔

ترجمہ۔ یہ ہیں فضائل! نہ کہ دودھ کے دو پیالے۔ جن میں پانی ملا دیا جائے بعدازاں وہ پیشاب بن جائیں۔

سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ صفحہ ۲۰

اپنی بیٹی کو بیت المال کا ہار نہ دینا

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی صاحبزادی نے آپ کے پاس ایک موتی بھیجا اور فرمائش کی کہ اس کے ساتھ کا ایک اور موتی (بیت المال) سے مل جائے تو کانوں کے آویزے بنالوں۔ آپ نے آگ کے دو انگارے بھیج دیئے کہ اگر ان کو کانوں میں پہن سکتی ہو تو دوسرا موتی بھیج دوں گا۔ سیرۃ ابن عبدالعزیزؒ صفحہ ۱۰۲

مچھلی کا ذکر خدا سے غافل ہونا جال میں پھنس جانا

ابی العباس ابن المسروق نے فرمایا کہ میں نے یمن میں ایک شکاری کو دیکھا جو دریا کے بعض کناروں پر مچھلی کا شکار کر رہا تھا اس کے ہمراہ ایک بچی بھی تھی شکاری جب کوئی مچھلی شکار کرتا تو اسے لڑکی کے جھولے میں ڈال دیتا۔ اور شکار میں مصروف ہو جاتا۔ ادھر وہ لڑکی شکار کردہ مچھلیوں کو پانی میں ڈالتی جاتی۔ ایک مرتبہ اس نے مچھلیوں کی طرح التفات کیا تو اُسے کوئی مچھلی نظر نہ آئی۔ بچی سے دریافت کیا کہ اے بیٹی! تم نے کس وجہ سے ایسا معاملہ مچھلیوں کے ساتھ کیا؟ لڑکی نے جواب دیا۔ اے ابا جان ایک مرتبہ میں نے آپ کو سُنا حدیث بیان فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”مچھلی جال میں نہیں پھنستی مگر جب کہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ ایسی شے کو لقمہ بناؤں جو خدا کی یاد سے غافل ہو۔ لڑکی کے اس جواب کو سُن کر وہ شخص بے اختیار رو پڑا۔ اور جال کو ہاتھوں سے پھینک دیا۔ ثمرات الاوراق صفحہ ۴۹ حصہ اول

ایک اور ٹی وی دھماکے سے پھٹ گیا

۱۰ افراد ہلاک ہو گئے

ٹی وی دیکھنے اور رکھنے والوں کیلئے عبرت کا مقام

روزنامہ جنگ کراچی، مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۱ء صہ ۴ پر شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق روس کے شہر لینن گراڈ کے ایک مقامی ہوٹل میں اچانک ایک ٹی وی دھماکے سے پھٹ گیا اور آگ بھڑک اُٹھی جس سے ہوٹل کی پوری عمارت آگ کے ـــــ شعلوں کی لپیٹ میں آگئی اور ہر طرف لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اور ٹریفک روک دی گئی۔ اطلاع کے مطابق کم از کم دس افراد ہلاک ہوگئے۔

قارئین ختم نبوت کو یاد رہے کہ یہ واقعہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی اسی نوعیت کے دو واقعات سے ہم آپ کو آگاہ کر چکے ہیں۔ اس قسم کے واقعات شائع کرنے کا مقصد صرف اور صرف ان لوگوں کو عبرت دلانا مقصود ہے جو بڑے شوق اور فخر کے ساتھ ٹی وی دیکھتے اور رکھتے ہیں اور عذاب الٰہی کو دعوت دیتے ہیں۔ قارئین ختم نبوت سے التماس ہے کہ ٹی وی کی لعنت کو ختم کرنے کی نیت سے اس خبر کو مزید فوٹو اسٹیٹ کرا کر لوگوں میں تقسیم کی جائے۔ شکریہ۔

ہفت روزہ

ختم نبوة

۲۷ شعبان تا ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ انتخاب ... جواب ... ۳

۲۔ نظم: اس دور میں تو فولاد کی دیوار ... ۴

۳۔ قادیانی مذہب کے دو اصول (اداریہ) ۵

۴۔ اللہ بس باقی ہوس

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۹

۶۔ اعجاز بزدہی کی ایک جھلک ۱۰

۷۔ رمضان المبارک کی آمد آمد ۱۱

۸۔ رمضان المبارک کی عظمت اور خصوصیات ۱۲

۹۔ صلاح الدین ایوبیؒ ۱۳

۱۰۔ ٹیپو سلطان ۱۴

۱۱۔ حاصل مطالعہ ۱۵

۱۲۔ قادیانیت دورِ حاضر کی بدترین آمریت ۱۹

۱۳۔ مفصل سوال و جواب

۱۴۔ قادیانی مفروضات اور اس کا جواب ۲۱

۱۵۔ مرزا قادیانی کی کہانی ۲۲

۱۶۔ قادیانی بنام قادیانی ۲۳

پبلشر عبدالرحمٰن ... طابع ... مطبع ... مقام اشاعت ...

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۱۹۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737 8199

چندہ

سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

اس دور میں فولاد کی دیوار ہمیں ہیں

ناموسِ رسالت کے نگہدار ہمیں ہیں
جاں بیچ کے جنت کے خریدار ہمیں ہیں

ہم اور کسی معرکہ میں پشت دکھائیں
وہ لوگ جنھیں موت سے ہے پیار ہمیں ہیں

اِک عمر کیا حضرت قاسمؒ نے جسے تیز
اِسلام کے ہاتھوں میں وہ تلوار ہمیں ہیں

اسلام و وطن کیلئے حاضر ہوں جو ہر وقت
اِسلام و وطن کے وہ رضا کار ہمیں ہیں

ٹکرائیں سنبھل کے ذرا اسلام کے دشمن
اِس دور میں فولاد کی دیوار ہمیں ہیں

دُنیا نے کئی بار یہ دیکھا ہے نظارہ
کہتے ہیں جو حق بات سردار ہمیں ہیں

ساقی نے پلا دی ہے جنھیں اپنے کرم سے
وہ بیخود و سرمست وہ سرشار ہمیں ہیں

شاعرِ ختمِ نبوت
سید امین گیلانی، شیخوپورہ

ؒ حضرت قاسم نانوتوی

قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول ـــــ دجل اور فریب

ربوہ سے شائع ہونے والے قادیانی رسالہ نے مختلف اخبار کا بیانات کا حوالہ دینے کے بعد لکھا ہے کہ:۔

۱۔ آج عراق اور کویت کی جنگ میں غیر اسلامی طاقتیں مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑانے پر تلی ہوئی ہیں۔

۲۔ ارض مقدس پر قدم جمائے ہوئے عالم اسلام کی متولی بنی ہوئی ہیں۔ کاش عالم اسلام تدبر سے کام لے خدا کرے کہ عرب عقل و خرد استعمال کرے۔

۳۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے کہ اگر قرآن کریم کی لائی ہوئی روشنی کے تحت فیصلے کئے جائیں۔

۴۔ عقل کو نیز الہام کی ضرورت ہے اور حیات نو کے لئے واجب الاطاعت امام چاہیئے۔

۵۔ یہ سعادت اس وقت خداتعالیٰ کے فضل سے صرف احمدیہ جماعت (قادیانی جماعت) کو حاصل ہے۔ (انصار اللہ جنوری ۱۹۹۱ء صفحہ ۵۔۶)

یہ عبارت ایک ہی ہے لیکن ہم نے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا تاکہ اس پر ترتیب وار اظہار خیال ہو سکے۔ آیئے! ہم اس پر ترتیب وار روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ قادیانی اداریہ نگار نے خلیج کی جنگ کو عراق اور کویت کی جنگ قرار دیا اتحادیوں کو غیر اسلامی طاقتیں کہا اور پھر کہا کہ وہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑانے پر تلی ہوئی ہیں اگر یہ جنگ عراق اور کویت کی ہے تو مسلمانوں کی مسلمانوں سے جنگ ہونی چاہیئے تھی، جبکہ قادیانی ان مسلمانوں کو جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے اور اس کے تمام دعووں کو جھوٹا سمجھتے ہیں، مسلمان نہیں بلکہ، کافر، جہنمی، ولد الحرام، جنگل کے خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر قرار دیتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں، مرزا قادیانی جو قادیانی جماعت کا بانی ہے وہ خود لکھتا ہے کہ:۔

• ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (تبلیغ رسالت ج ۹ صفحہ ۲۷)

• ”جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“ (نزول المسیح صفحہ ۴)

• ”جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“ (انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

• ”میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔“ (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ از مرزا غلام قادیانی لعین)

• ”کفر دو قسم پر ہے ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا لعین) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے...... اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

یہ حوالے وہ ہیں جو خود مرزا قادیانی کی کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں اگر ہم مرزا محمود اور اس کے بھائی مرزا بشیر ایم اے کے حوالہ جات نقل کریں تو ان میں مسلمانوں کے بارے میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ غیر احمدی (یعنی مسلمانوں کا) مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے بچوں کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ قادیانی رسالہ کا مدیر تو عربوں یعنی عراق اور کویت کو مسلمان لکھ رہا ہے جبکہ مرزا قادیانی ان کو کافر جہنمی اور ولد الحرام وغیرہ لکھ رہا ہے، ہمیں بتایا جائے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

جہاں تک ہمارا نقطۂ نظر ہے وہ صاف اور واضح ہے کہ اداریہ نگار نے سراسر دجل اور فریب سے کام لیا ہے اور یہی قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول ہیں۔

اداریہ نگار نے پہلے پیرے میں لڑانے والوں کو غیر اسلامی طاقتیں قرار دیا ہے۔ اور یہ غیر اسلامی طاقتیں امریکہ، برطانیہ، فرانس اور ان کے اتحادی ہیں جن کی تعریف میں مرزا قادیانی زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہا ہے بلکہ مرزا قادیانی انہیں کا ایجنٹ تھا اور انہیں کے اشارے پر اس نے نبوت، مسیحیت اور مہدویت وغیرہ کے دعوے کئے

تھے۔ (اس کی تفصیل ہم آئندہ سطور میں بیان کریں گے۔)

۲۔ اداریہ نگار نے حرمین شریفین کو ارض مقدس لکھا ہے اس میں شک نہیں کہ حرمین شریفین ارض مقدس ہیں۔ لیکن وہ مسلمانوں کے نزدیک ارض مقدس ہیں قادیانیوں نے تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کو لا کھڑا کیا ہے اور خود مرزا بھی اپنے کو محمد رسول اللہ کہتا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں کہا ہے کہ اس آیت کریمہ محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق میں ہوں اور اس کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے کہ ہمیں نئے کلمے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں ضرورت نہیں اس کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

"ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے، مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی اس کے مفہوم میں داخل ہو گیا۔ ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل، بے کار اور باطل رہا اسی وجہ سے مرزا کے بغیر اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر، بلکہ پکے کافر ٹھہرے۔ ناقل) غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ مؤلفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا قادیانی کا ایک خاص الخاص مرید قاضی ظہور الدین اکمل تھا، وہ مرزا بشیر ایم اے سے بھی بڑھ گیا اس نے لکھا:۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل!
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مقام غور ہے کہ قادیانیوں نے انگریزوں کے نمک خوار، بدکردار، بد اطوار اور بد زبان مرزا قادیانی کو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند پاک پر بٹھا دیا۔ انہی قادیانیوں نے حرمین شریفین کی قدر و منزلت اور عظمت کو یوں گھٹایا، اور قادیان کو جو مرزا قادیانی کی جنم بھومی ہے اس کے بارے میں لکھا، پہلے مرزا قادیانی کے قلم سے تین حوالے ملاحظہ کیجئے مرزا کہتا ہے:۔

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے" اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲)

مرزا قادیانی ہی نے اپنی کتاب در ثمین میں یہ شعر درج کیا ہے ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ازالہ اوہام صفحہ ۳۴ طبع پنجم میں لکھا:۔

"تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے مکہ، مدینہ اور قادیان"

(یہاں ہم تمام دنیا بھر کے قادیانیوں کو یہ کھلا چیلنج کرتے ہیں اور مرزا طاہر کو بھی کہتے ہیں کہ وہ سارے مل کر قرآن پاک میں قادیان کا نام دکھائیں اور منہ مانگا انعام لیں اگر نہیں دکھا سکتے اور یقیناً نہیں دکھا سکتے تو پھر انہیں چاہیئے کہ وہ راہ ہدایت پر آجائیں یا پھر سمندر میں چھلانگ لگا کر ڈوب مریں کیونکہ مرزا قادیانی نے یہ سراسر جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا نبی تو شریف انسان کہلانے کا بھی حقدار نہیں۔)

اب ذرا چھوٹے میاں یعنی آنجہانی مرزا محمود جسے قادیانی بشیر الدین کہتے ہیں اس کی ڈفلی بھی سنیئے وہ کہتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا لعین) نے فرمایا کہ جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے (انوار خلافت صفحہ ۱۱۷)

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ .... قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ اور مدینہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (مرزا محمود الفضل ۱۹۳۲ء)

"مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر فرمایا۔ (حالانکہ یہ مکہ مکرمہ بیت اللہ شریف کے لئے ہے۔ ناقل) اور اس کو تمام جہانوں کے لئے ام قرار دیا ہے" (خطبہ مرزا محمود، الفضل قادیان ۳ جنوری ۱۹۲۵ء)

قادیانی اخبار الفضل قادیان کے بارے میں یہ بکواس لکھتا ہے:۔

"قادیان کیا ہے؟ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے...... قادیان خدا کے مسیح (مرزا لعین) کا مولد و مسکن اور مدفن ہے" (الفضل ربوہ، ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء)

ایک مقام پر قادیان کو فخر عجم قرار دیتے ہوئے یہ شعر درج کیا ہے ؎ باقی صفحہ نمبر ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے۔
اس ہاتھ کرے، اس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

از: پروفیسر مولانا عبدالصمد صارم الازہری

۱۔ تحریک خلافت کا دور تھا ایک مولوی صاحب گرفتار کئے گئے انہوں نے کوئی تقریر کی تھی مقدمہ پیش ہوا ایک خان بہادر جو خواہ مخواہ کے سلطانی گواہ ہوا کرتے تھے انہوں نے مجسٹریٹ کے سامنے یہ بیان دیا کہ انہوں نے حکومت کے خلاف باغیانہ تقریر کی اور یہ کہا اور وہ کہا جب سب گواہوں وغیرہ کے بیانات حاکم قلمبند کر چکا تو اس نے مولوی صاحب سے کہا کیا آپ اپنی صفائی میں کوئی بیان دینا چاہتے ہیں، اس بندۂ خدا نے کہا میں اپنی صفائی میں کوئی بیان دینا نہیں چاہتا۔ ہاں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ خان بہادر صاحب اس جلسہ میں موجود نہیں تھے پھر اتنا کہنے کے بعد وہ خان بہادر صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہنے لگے خان بہادر صاحب یہاں تو آپ جیت گئے مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک اور اس سے بھی بڑی عدالت ہے جہاں کچھ دنوں کے بعد آپ کو اور مجھے پیش ہونا ہے۔ وہاں آپ کا کیا جواب ہوگا افسوس ہے کہ آپ نے چند پیسوں کی خاطر جھوٹا بیان دیا اور مجھ پر جھوٹے الزام لگائے اب آپ اس دن کے لئے جواب سوچ لیجئے

شریر سے شریر انسان کے سینے میں بھی ضمیر ہوتا ہے اور وہ اچھے لوگوں میں سے تھے اس بندۂ خدا پر اس بات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ اس نے کچھ نہ کہا اور وہیں اس کی حالت کچھ متغیر سی ہوگئی حاکم نے مجرم کو چھ ماہ کی سزا دی خان بہادر صاحب گھر آئے اور بیمار ہو کر چارپائی پر گر پڑے بڑے ڈاکٹروں کو بلایا گیا تو مرض کچھ میں نہ آیا، ایک ڈاکٹر نے کہا کہ ان پر کوئی سخت دلی صدمہ گزرا ہے اس کا یہ اثر معلوم ہوتا ہے، بہرحال علاج معالجہ کیا گیا مگر وہ شفایاب نہ ہوسکے اور صبح تک انتقال ہوگیا۔

۲۔ میرے عزیزوں میں دو بھائی کہیں پردیس گئے اور بڑی سینہ زوری سے کہیں سے بہت سامال کما کر لائے مگر اب انہیں یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں چور اس مال کو چرا کر نہ لے جائیں پرانے زمانے کے لوگ سیدھے سادے ہوتے ہی تھے وہ بنک وغیرہ کو کیا جانیں دونوں بھائیوں نے مال کی حفاظت کی یہ تدبیر سوچی کہ دونوں بھائی رات بھر جاگیں اور دن بھر سوئیں اور یہ جتانے کے لئے کہ ہم جاگ رہے ہیں کوئی علامت رکھیں تاکہ چور سمجھیں کہ یہ لوگ تو جاگ رہے ہیں چنانچہ دونوں رات بھر تاش کھیلا کرتے اور کھنکھارا کرتے۔ بات چھپنے والی نہ تھی۔ شدہ شدہ بستی میں یہ بات پھیل گئی کہ دو بھائی مال بہت سا کما کر لائے ہیں اور حفاظت کے لئے رات بھر جاگتے ہیں ایک رات چور آئے نقب لگا کر سارا مال لے گئے اور وہ دونوں بھائی تاش کھیلتے رہے اور کھنکھارتے ہی رہے انہیں پتہ بھی نہ چلا صبح ہوتے ہی جو کوٹھری کھول کر دیکھی تو مال غائب تھا۔ مال حرام بود بجائے حرام رفت۔

۳۔ میرا ایک عزیز ترقی کرتے کرتے سول سرجن ہوگیا۔ اس خدا کے بندے نے کبھی کسی پر رحم نہیں کیا یا بغیر رشوت لئے کسی کا کام ہی نہیں کرکے دیا۔ نتیجہ یہ کہ بہت سارا روپیہ کمایا اس کے کبھی کوئی اولاد زندہ نہیں رہی اور آخرکار ایک ایسا مرض لگ گیا جس کے علاج کے لئے وہ سارے یورپ میں بھاگا بھاگا پھرا اور اس طرح وہ بنک بیلنس جو رفتہ رفتہ خوش خوش جمع کیا تھا تھوڑے سے دنوں میں سب ختم ہوگیا چوری کا مال موری کو!

۴۔ میرا ایک دوست کلرک تھا۔ بے حد رشوت لیتا تھا اور کام بھی کرکے نہ دیتا تھا اس کی لڑکی کو دق ہوگئی ہزاروں روپیہ پر پانی پھر گیا اور بالآخر لڑکی بھی رخصت ہوگئی اور میاں خان بالکل ننگے ہوگئے۔ سچ ہے خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔

۵۔ ایک دوست نے چار سو بیسی کرکے بڑا روپیہ پیدا کیا لڑکے کو اعلیٰ تعلیم دلائی حتیٰ کہ باوجود معمولی انسان ہونے کے تعلیم کے لئے لڑکے کو ولایت بھیجا اس لڑکے نے اتنی محنت کی کہ پاگل ہوگیا اور کسی طرح آرام نہ ہوا دیکھئے روز کے پیچھے روز نہیں جلتے!

۶۔ ایک صاحب نے لاکھوں روپیہ ناجائز تجارت سے کمایا کار، کوٹھی، بنک بیلنس سب کچھ ہوگیا۔ ان کے کبھی کوئی لڑکا زندہ نہ رہا تھا صرف ایک ہی لڑکا تھا اسے پڑھایا لکھایا شادی کی اور اس کے بعد وہ مر گیا۔ جس کے لئے سب کچھ کیا تھا وہ جیتا بنا گھر اجاڑ دے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

۷۔ ایک صاحب نے تمام عمر ناجائز کمائی کی ایک لاکھ روپیہ چھوڑ کر مرے دو بیٹے چھوڑے۔ ان دونوں لائق بھائیوں کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ ہر ہفتہ لاہور آتے ایک دوست کو ساتھ لیتے۔ شراب پیتے کباب اڑاتے اور ہیرا منڈی جاتے دوست کا سارا خرچ بھی یہی برداشت کرتے حتیٰ کہ سب روپیہ ختم ہوگیا اور بالآخر وہ گدی نشین سے خاک نشین ہوگئے۔

۸۔ میرے عزیزوں میں ایک صاحب تھانیداری سے پنشن لے کر آئے سنا تھا سونے چاندی کی اینٹیں لائے ہیں، انہوں نے ایک بڑا بھاری کارخانہ کھولا، ایک دکان پر بڑے لڑکے کو بٹھایا یہ دکان کپڑے کی تھی غرض خوب کمایا اور کھلایا ان کے ایک لڑکی تھی جو زچگی میں اپاہج ہوگئی بہت روپیہ خرچ کیا آرام نہ ہوا پھر خود ان کو استسقاء ہوگیا۔ بڑے علاج کئے آخر چل بسے دو بیٹے چھوڑ گئے تھے بڑے بیٹے نے اپنے حصہ میں دکان لے لی اور چھوٹے نے کارخانہ دونوں آزاد تھے دونوں نے دکان اور کارخانہ کھا چاٹ کر برابر کر دیا ماں کو مار مار کر زیور اور روپیہ لے کر خوب کھایا اڑایا جب وہ ختم ہوگیا تو ایک کمپونڈر ہوگیا اور دوسرا لیبش کی

میں ملازم ہوگیا۔

۹ـــ ہمارے عزیزوں میں دو بھائی تھانیدار تھے جنہوں نے کرائے تحریک خلافت کا دور تھا وہ دونوں اس محلہ کے ممبر تھے قصبے میں ان کا طوطی بولتا تھا۔ نہ معلوم کس بلا کا ڈر بٹھا رکھا تھا کہ ان کے یہاں مرد اور عورتیں کوئی چیز بھی بلا قیمت نہیں، کئی مرغے، بلیاں بکثرت علیحدہ بیچے ہوتے تھے غرض ایک نوابی ٹھاٹھ تھا۔ محلے والوں کو انہوں نے تنگ کر رکھا تھا جس کو چاہتے پٹوا دیتے۔ غرض اس طرح ظلم کرتے۔ ایک دفعہ ایک پھیری والا بنارسی کپڑا لایا انہوں نے اپنی لڑکی کی شادی کے لئے سارا کپڑا خرید لیا اور ایک ہفتہ کے بعد دام دینے کا وعدہ کیا اس بیچارے کو کیا پتہ وہ کیسا شریف لوگ سمجھا گیا اور چلا گیا ہفتہ کے بعد دام مانگنے آیا تو انہوں نے اسے خوب پٹوایا آخر روتا پیٹتا چلا گیا ان کا گھر ایک اچھا خاصا محل تھا۔ وہاں اب الو بولتے ہیں بیٹا دونوں بھائیوں میں سے کسی کے نہ تھا بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں دونوں بھائی مقروض ہوکر مرے ان کے مرنے پر مکان بنئے نے نیلام پر چڑھا دیا اور سب کچھ فنا ہوگیا۔

۱۰ـــ جب شروع شروع میں لاہور آیا تو میرے مکان کے برابر اسی بلڈنگ میں ایک داروغہ جی رہتے تھے انہیں میں نے اپنی آنکھوں سے خود دیکھا ہے کہ وہ ترکاری گوشت اور پھل روزانہ دکانداروں سے بالکل مفت لاتے تھے بجلی ہم سب کی چوری سے جلاتے تھے ان کے مکان کے پیچھے دو درزی رہتا تھا اس سے کپڑے مفت سلاتے تھے۔ میرے آنے سے پہلے بجلی کا بل بھی جو بلڈنگ کا مشترک تھا دوسروں سے دلواتے تھے، خود کبھی ایک پیسہ نہیں دیا۔ باوجود ان تمام باتوں کے میں نے کبھی ان کے بچوں کے بدن پر ڈھنگ کا کپڑا نہیں دیکھا محلے والے ان کی حرکتوں سے بہت تنگ تھے نہ معلوم کس کا صبر پڑا کہ انہوں نے قتل کے سلسلہ میں رشوت لی اور پکڑے گئے برخاست ہوئے اور لاہور سے بھاگ گئے اب کبھی ملتے ہیں تو بڑی خستہ حالت میں ہوتے ہیں۔ مجھے دیکھ کر نظریں نیچی کر لیتے ہیں اور آنکھ بچا کر نکلنا چاہتے ہیں بس یہ ہے۔

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

۱۱ـــ ایک داروغہ جی ہمارے دوست تھے یہ عالم تھا کہ موسم گرما میں کسی نہ پہاڑ پر جاتے اور خوب گلچھرے اڑاتے اچانک ہارٹ فیل ہوگیا تجارت کرتے تھے یہ تجارت کسی کے شرکت میں تھی پتہ نہ چلا روپیہ کہاں گیا کچھ روپیہ اور زیورات بیوی کو دے آیا اور وہ بھی مرگیا اس گھر کا دیوالیہ ہوگیا اب کوئی نرینہ اولاد نہیں بیوی دست نگر ہے۔

۱۲ـــ ایک داروغہ جی درد میں بری طرح تڑپتے تھے اور جب یہ درد اٹھتا تو کہتے حسینہ مجھے معاف کردے لوگوں نے پوچھا کیا قصہ ہے کہنے لگے دنیا بھر کے علاج کرچکا ہوں اس درد سے نجات نہیں ملتی میں ایک جگہ تھانیدار تھا وہاں ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا قتل ہوگیا میں نے اصل قاتل کو بچانے کے لئے یہ ثابت کیا کہ اس کی ماں نے ہی لڑکے کو بنا پر اپنی آزادی کے قتل کیا ہے کیونکہ یہ مانع ہوتا تھا اس دن سے میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ میں اپنا دماغ کھو بیٹھا ہوں اور بیماری کی بنا پر استعفٰی دینے پر مجبور ہوگیا ہوں اور یہ درد مجھے لاحق ہوگیا ہے میں اکثر اس مظلومہ کو خواب میں دیکھتا ہوں

۱۳ـــ ایک رئیس کے ہاں شادی تھی اس نے ایک کنچنی کو رات بھر کے لئے بلایا ایک ہزار روپیہ فیس کا طے پایا مگر ان رئیس صاحب کا اس پر دل آگیا اس کے ماں باپ سے کہنے لگا ایک ہفتہ میرے یہاں اس لڑکی کو چھوڑ دو اور مزید ایک ہزار لے لو وہ راضی ہوگیا معلوم نہیں نواب صاحب نے کچھ کھلایا یا کیا بلا کھائی تھی کہ وہ لڑکی سات دن میں جاں بلب ہوگئی گھر والے چارپائی پر اسے گھر لے گئے حکیم صاحب کو بلایا انہوں نے کہا فلاں دوا یہ چند دن علاج کرے گی

باقی صفحہ ۲۶ پر

از امام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری

شائقین علوم قرآن کیلئے

بشارت عظمیٰ

دورۂ تفسیر القرآن الکریم

مفسر قرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم۔ بانی و رئیس الجامعۃ العربیہ احسن العلوم و خطیب جامع مسجد احسن بلاک ۲، گلشن اقبال کراچی۔ فون: ۴۶۸۲۱۰

انشاء اللہ العزیز اپنے مشائخ و اساتذہ کی طرز پر پڑھائیں گے۔

دورۂ تفسیر ۲ شعبان المعظم سے شروع ہوچکا ہے جو کہ ۲۱ رمضان المبارک کو ختم ہوگا۔ کامیاب طلباء کو اسناد دی جائیں گی۔ مستحق طلباء کے قیام و طعام کا انتظام جامعہ عربیہ احسن العلوم کی طرف سے ہوگا۔ دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء بھی شرکت فرما سکتے ہیں۔ باضابطہ شرکت کرنے والوں کو ایک ایک نسخہ قرآن مجید مطبوعہ حرمین شریفین ہدیہ دیا جائیگا جبکہ درس لکھنے والوں کیلئے مخصوص نسخے کا انتظام کیا گیا ہے

خواتین کے لئے پردے کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔

کیا ہی بہتر ہوگا کہ علوم قرآن کے شائقین اس مختصر سی مدت کو نعمت خداوندی سمجھ کر اپنی زندگی کے دیگر مشاغل سے فراغت حاصل کرکے اس فانی زندگی میں ایک دفعہ اول تا آخر حق تعالیٰ شانہ کا قرآن حسن سمجھیں اور اپنی دنیا اور آخرت کی نجات کا عظیم سرمایہ تیار کرسکیں۔

اوقات: روزانہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے تک

عطیہ اشتہار
(۱) احسن جیمز اینڈ جیمولوجیکل لیبارٹری صدر فون 517812 / 525528
(۲) سلیکون انٹرنیشنل صدر فون 522776

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئے انقلاب سے روشناس کرایا

مجاہدِ ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی ایک تقریر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کتاب الٰہی کو دنیا کے سامنے پیش کیا اس کے صفحۂ اول پر پہلا جملہ الحمد للہ رب العالمین پکار کر آواز دیتا ہے کہ اے دنیا کے لوگو! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو تمام عالم کا رب ہے وہ تنہا مسلمانوں کا یا کسی قوم کا رب نہیں بلکہ اس کی ربوبیت ہمہ گیر اور غیر محدود ہے اس کے دائرہ ربوبیت سے کوئی باہر نہیں ہے اسی کتاب الٰہی کا یہ بھی اعلان ہے کہ اللہ پاک کی ذات رب العالمین ہے اس کی رحمت کا دائرہ بھی تمام عالم انسانیت پر محیط ہے۔

اسی بناء پر مجھے کہنے دیجئے کہ اس انداز سے رسول پاکؐ کی سیرت مبارکہ کو پیش کریں تاکہ غیر مسلم بھی رحمت عالم کی سچائی کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ رسول کریمؐ نے دنیا کے اندر جو انقلاب پیدا کیا، معاشی و اقتصادی، مذہبی و سیاسی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس میں غیر معمولی انقلاب پیدا نہ کیا ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کلمہ کو پیش کر کے انقلاب عظیم رونما کیا وہ کلمہ صرف مسلمانوں کا کلمہ نہیں بلکہ دنیائے انسانیت کے لئے ایک پیغام حیات ہے۔ سارے عالم کو توجہ دلائی کہ اس کلمۂ حق کا تعلق صرف اس بات سے نہیں ہے کہ اسلام یا ایک مذہب کہا ہے بلکہ یہ تقاضائے فطرتِ انسانی خدا کی طرف سے پیش ہونے والا کلمہ ہے جس خدا کا قانون قدرت دنیا میں مکمل طور پر کارفرما ہے سب اسی کے قانون قدرت سے جکڑے ہوئے ہیں۔ مادی اور روحانی دونوں زندگی میں اسی کی کارفرمائی ہے۔

دنیا دیکھ سکتی ہے کہ ہر ایک فطرت بلندی سے پستی کی طرف مائل ہے، ڈھیلا، مٹی، پتھر، اینٹ جن کا تعلق مادہ سے ہے کسی بھی قوت کا سہارا لئے بغیر ایک انچ کی بھی بلندی حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ میں صرف ایک ڈھیلے کو [illegible] اوپر جا کر نیچے واپس آ جائے گا درخت میں لگا ہوا [illegible] پھل ٹوٹتا ہے تو اسے نیچے آنا ہی پڑتا ہے اوپر نہیں جاتا جس کے بارے میں ساتویں آٹھویں کلاس کا بچہ بھی جانتا ہے کہ زمین کی کشش کے باعث ایسا ہوتا ہے لیکن اس جواب سے خدا کے ماننے والوں کو اطمینان نہیں ہوتا کیونکہ یہ امر جبکہ مسلّم ہے جس کی تصدیق سائنس بھی کرتی ہے کہ لاکھوں ستارے، بے شمار سورج اور چاند جو کرۂ خلا میں موجود ہیں۔ ان میں کافی کشش ہے پھر یہ چیزیں اوپر کیوں نہیں جاتیں۔ اس کا جواب سائنس کے پاس نہیں ہے بلکہ مذہب جواب دیتا ہے کہ بلندی صرف خدائے واحد کو حاصل ہے، حیوانات، جمادات اور نباتات کی ہر شے کاٹ کر دیکھو کہ یہ درخت جس کے پھول پتے اور پھل بلندی پر نظر آتے ہیں ان سب کی زندگی کا دارومدار صرف اس جڑ پر ہے جو نیچے ہے ہر پرندے کی جھکی ہوئی خوبصورت چونچ ظاہر کرتی ہے اور حقیقت میری نظر پستی کی طرف مائل ہے۔ اے انسان تو اپنے نفس کو ٹٹول کر دیکھ تیرے ہاتھ بھی تو پستی کی طرف مائل ہیں مگر جن کے ذریعہ تو اپنی قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے تو اپنے قلب کو بلندی سے پستی کی طرف لٹکتا ہوا پائے گا جس کی حرکت پر تیری زندگی کا وجود ہے دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں کہ جو بلندی سے پستی کی طرف مائل نہ ہو۔ اس لئے یہ ہر ایک کی فطرت ہے اور وہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں فطرت کی خلاف ورزی کی صلاحیت ہو۔

قدرت نے جو انسان کی پیشانی کو جو بنایا ہے اس میں ایک منطق ہے جب آپ برائی کے جذبے میں آتے ہیں تو کہہ اٹھتے ہیں کہ تیرے سامنے بھی میری پیشانی نہیں جھکی، قدرت کا اعلان ہے کہ سارا چیزیں تیری خدمت گذار ہیں وہ سب تیرے لئے ہیں مگر تو صرف خدا کے لئے ہے اسے جو بلندی دی گئی ہے اس لئے نہیں کہ مخلوق کے سامنے جھکے، وہ اگر جھکے گی تو صرف خدا کے سامنے ہی جھکے گی۔

کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا یہی وہ تصور ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف لائے تو تین قسم کی غلامی کارفرما تھی۔

(۱) خرید و فروخت کی (۲) ذات و نسل کی

(۳) اقتصادی زندگی کی۔

آپؐ نے اعلان کیا کہ کوئی غلامی نہیں سب آدم [illegible] کے کوئی نہیں ہے غلاموں کو برابری کے درجے پر لانے کے لئے ہدایت کی کہ جو تم کھاؤ ان کو کھلاؤ جو تم پہنو ان کو پہناؤ۔ غلامی کو ختم کرنے کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ جب کوئی غلطی ہو تو غلام کو آزاد کر دو۔

دوسری قسم کی غلامی ذات و نسل کے لحاظ سے تھی جیسے اونچ نیچ کے حساب سے ہم آپ ہندوستان میں دیکھ رہے ہیں [illegible] کو نسلی طور پر ذلیل سمجھتے ہیں۔ وہ چاہے جیسا نیک کام کرے مگر وہ نیچے ہی [illegible] خاندان میں جو پیدا ہوا ہے حالانکہ وہ بدکاریاں کرتا ہے لیکن اونچا ہے، مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اونچ نیچ کے حساب سے نہیں، برادریاں صرف جان پہچان کے لئے ہیں یہ امتیاز گھمنڈ کے اظہار کے لئے نہیں ہیں۔ اللہ کے نزدیک وہ ہی بلند و اونچا ہے جو پاکباز ہے وہ چاہے جس نسل اور خاندان سے ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچ نیچ کے بارے میں جو بات پیش کی تھی وہ صحیح معنی میں [illegible] انگلینڈ کے [illegible] کی تعلیم کر کوئی کالا انسان حاصل کرنا چاہے نہیں کر سکتا لیکن مسلمان [illegible] کی اگلی صف میں اگر بیٹھ جاتا ہے تو کسی کی مجال نہیں کہ اسے وہاں سے اٹھا سکے۔ آج اسی امتیاز کو دور کرنے کے لئے پارلیمنٹ میں کوئی قانون [illegible] ہے تو [illegible] ماننا ہوگا۔

دردمندانہ اپیل

چاکیواڑہ میں ایک عدد پلاٹ ۵۵ گز برائے مدرسہ ترتیل القرآن کا سودا اسی ہزار روپے میں ہو چکا ہے مذکورہ رقم کی ادائیگی ۱۰ شوال تک کرنی ہے۔ یہ مدرسہ عارضی طور پر مدنی مسجد چاکیواڑہ میں چل رہا ہے۔

اہل خیر سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔ خادم مدرسہ محمود احمد [illegible] مدرسہ ترتیل القرآن پوسٹ بکس نمبر ۳۰۰ [illegible] ۱۹۲

پوسٹ کوڈ ۷۴۶۶۰ [illegible] لیاری پوسٹ آفس کراچی ۳۲

[illegible] رابطہ کیلئے [illegible] عبدالمجید [illegible]

اعجازِ ابراہیمی کی ایک جھلک

بعض غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر حضرت ابومسلم خولانی کی عجیب کرامت

از: حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جو طبقۂ تابعین میں جلیل القدر بزرگ ہیں۔ ان کا ایک عجیب واقعہ حدیث و تاریخ کی نہایت مستند کتاب حلیۃ ابی نعیم، تاریخ ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر وغیرہ میں مع تمام اسانید کے ساتھ مذکور ہے جس کے دیکھنے سے سرورِ کائنات افضل موجودات نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کمالات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ کہ جو معجزات و کمالات انبیائے سابقین کو عطا ہوئے تھے اسی قسم کے بعض کمالات اور خوارقِ عادات حق تعالیٰ نے آپ کی امت کے افراد پر ظاہر فرما کر اہلِ علم پر ظاہر فرما دیا کہ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مسیلمہ کذاب کا نام شیطان کی طرح ایسا مشہور ہے کہ غالباً بہت سے عوام بھی اس سے واقف ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعلان کیا کہ میں بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریکِ نبوت ہوں۔

یمن میں اس کا نشو و نما ہوا، بیوقوف اور محروم القسمت گمراہوں کی ایک بڑی جماعت اس کے ساتھ ہو گئی، یہاں تک کہ اطراف یمن پر چھا گئی، لوگوں کو جبر و اکراہ سے اپنے باطل مذہب کی طرف دعوت دینے لگی۔

ایک روز مسیلمہ کذاب نے حضرت ابومسلم خولانیؒ کو گرفتار کر کے اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا کہ کیا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت ابومسلمؒ نے فرمایا کہ میں سنتا نہیں۔ اس نے پھر کہا کہ تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ ابومسلمؒ نے فوراً کہا کہ بے شک۔

اس نے پوچھا کہ کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ابومسلم نے فوراً جواب دیا کہ میں سنتا نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم اس کی شہادت دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو فرمایا کہ ہاں۔

اسی طرح تیسری مرتبہ دونوں جملے دریافت کیے اور یہی دونوں جواب سنے۔

غصہ میں آکر حکم دیا کہ عظیم الشان انبار سوختہ کا جمع کر کے آگ روشن کرو، اور ابومسلم کو اس میں ڈال دو، اس حزبِ شیطان نے یہ حکم پاتے ہی یہ جہنم کا نمونہ تیار کر دیا اور ابومسلم کو بے دردی کے ساتھ اس میں ڈال دیا مگر جس قادرِ مطلق نے حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دہکتی آگ کو ایک پرفضا باغ اور بردًا و سلامًا بنا دیا تھا وہ حی و قیوم آج بھی اپنے رسول کی محبت میں جاں نثاری کرنے والے ابومسلم کو دیکھ رہا تھا اس نے اس وقت پھر معجزہ ابراہیمی کی ایک جھلک دنیا کو دکھلا دی اور پیروانِ نمرود کی ساری کوششیں خاک میں ملا دیں حضرت ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ صحیح سالم اس آگ سے برآمد ہوئے تو مسیلمہ کذاب کے ساتھی خود مذبذب ہونے لگے اور مسیلمہ نے یہ غنیمت سمجھا کہ کسی طرح یہ یمن سے چلے جاویں۔

ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قبول کیا اور یمن کو چھوڑ کر دیارِ رسول کی راہ لی، مدینہ طیبہ پہنچے تو مسجد نبوی میں داخل ہو کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی، اچانک حضرت فاروق اعظمؓ کی نظر ان پر پڑی، تو بعد فراغت نماز دریافت کیا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں، انہوں نے عرض کیا کہ یمن سے، مسیلمہ کذاب کا یہ واقعہ کہ کسی مسلمان کو اس نے آگ میں جلا دیا ہے بہت مشہور ہو چکا تھا اور حضرت فاروقؓ بھی اس سے متاثر ہوئے اور حقیقت دریافت کرنے کے مشتاق۔ تو ان سے پوچھا کہ آپ کو اس شخص کا حال معلوم ہے جس کو مسیلمہ نے آگ میں جلا دیا ہے؟

ابومسلم نے نہایت ادب سے صرف اپنا نام لے کر عرض کیا کہ وہ شخص عبداللہ بن ثوب (یعنی خود یہی) ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے قسم دے کر فرمایا کہ کیا واقعی آپ ہی کو اس نے آگ میں ڈالا تھا انہوں نے بقسم عرض کیا کہ میں ہی اس کا صاحب واقعہ ہوں۔

حضرت فاروقؓ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا، پھر روئے ہیں، اور اپنے ساتھ لے گئے اور صدیق اکبرؓ کے اور اپنے درمیان بٹھلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس وقت تک زندہ رکھا کہ اپنی آنکھوں سے میں نے ایسے شخص کی زیارت کر لی جس کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا ہے جو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا۔

تنبیہ مرزا قادیانی کے پیرو آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ مسیلمہ کذاب کا دعویٰ ان کے گرو کے دعوے سے کچھ زیادہ شدید نہیں تھا کیونکہ وہ بھی نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر نہ تھا صرف اپنے آپ کو بھی مرزا کی طرح نبی کہلانا چاہتا تھا مگر صحابہؓ و تابعینؒ نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا

واللہ الہادی

معارف اشرفیہ! حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے علوم و معارف اور کلمات حکمیہ کا عظیم ذخیرہ تہذیب الاخلاق کامل اخلاق ذمیمہ و رذائل کا علاج اور اخلاق حمیدہ پر حضرت حکیم الامت کی تعلیمات کا نچوڑ۔ قیمت: ۲۴ روپے

معارف یعقوبی! اول صدر مدرس دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کے ملفوظات: ۲۱ روپے
حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا علماء، طلباء، مشائخ اور متقی حضرات سے خطاب۔ قیمت - ۱۲ روپے

جزاء الاعمال نئی مزید ذیلی عنوانات کے ساتھ۔ ۶/ روپے۔ شریعت و سیاست از اکابر علماء دیوبند: قیمت ۸/ روپے

ادارہ تالیفات اشرفیہ، شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

رمضان المبارک کی آمد آمد

[illegible]

رمضان المبارک کی آمد نہایت ہی خوشی اور مسرت کا باعث ہے اور ہر مسلمان اس ماہ مبارک کا استقبال کرتے ہوئے اپنے دل میں ایک خوشی محسوس کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر رہا ہے کہ اس نے پھر ایک بار یہ مبارک مہینہ نصیب فرما کر روزہ جیسی اہم عبادت ادا کرنے کا موقع دیا ہے وہ روزہ جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

بنی الاسلام علی خمس، شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا" (الترمذی)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان المبارک کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اس شخص کے لئے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

ہر مسلمان رمضان کی آمد پر خوش ہے اس لئے کہ اسے ایک ایسا موقع مل رہا ہے۔ جس میں وہ اس عبادت کے ذریعے تقویٰ کی صفت حاصل کرے گا اور اپنے نفس اور خواہشات پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد اپنی اسلامی شخصیت کو ظاہر کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ)

اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

آج ہر مومن کو اس عظیم مہینہ کی آمد پر خوشی ہے اس لئے کہ یہ کمائی اور نفع حاصل کرنے کا مہینہ ہے اس ماہ میں ایک فرض کے ادا کرنے پر ستر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے جتنے کسی دوسرے مہینے میں ادا کیا جائے اور اس ماہ میں نفل عبادات کے ادا کرنے پر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کا روزہ افطار کرانے پر روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے چاہے پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔

آج ہر مسلمان اس مبارک مہینے کی آمد پر مسرت محسوس کرتا ہے کیونکہ اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت ہے۔

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ، ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ، ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ"

جس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے رمضان کی راتوں میں عبادت کی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اس مبارک ماہ کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ ایمان والوں کے لئے اس مبارک ماہ میں عبادت کرنا آسان ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک کی آمد پر خاص اہتمام فرماتے تھے اور شعبان کی آخری تاریخ میں صحابہ کرامؓ کو جمع فرما کر ان کے سامنے اس ماہ مبارک کی اہمیت، فضائل اور اس کی خصوصیت بیان فرماتے تاکہ ہر مسلمان جب اس فریضہ کو ادا کرے تو اس کے سامنے اس کی عظمت اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے بیان کردہ فضائل ہوں اور وہ اس فریضہ کو ادا کر کے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے آپؐ نے فرمایا اے لوگو تمہارے پاس ایک عظیم الشان مبارک مہینہ آ رہا ہے۔ اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے کو فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں کی عبادت کو نفل قرار دیا ہے۔ جس شخص نے اس ماہ میں کوئی بھی خیر کا کام کیا۔ اسے ایک فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ جو کسی نے رمضان کے علاوہ ادا کیا ہو۔ اور جس نے اس ماہ میں ایک فرض ادا کیا۔ اسے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا کسی نے رمضان کے علاوہ ادا کیا ہو۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے جس نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جائے گی اور اسے اس روزہ دار کے ثواب کے برابر اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سے ہر شخص کے بس کی بات نہیں کہ وہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائے! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ثواب اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو عطا فرمائے گا۔ جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا چاہے ایک کھجور سے یا سادہ پانی سے یا دودھ کے گھونٹ سے۔ پھر فرمایا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے ابتدائی حصہ میں رحمت کا نزول ہوتا ہے! اور درمیانہ حصے میں گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور آخری حصہ میں گردنوں کو آگ سے آزاد کرایا جاتا ہے جس شخص نے اس مہینہ میں اپنے غلام اور خادم کے کام میں تخفیف کر دی اللہ اسے معاف کرے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیگا

اس مہینہ میں چار خصلتوں کو کثرت سے بجالاؤ ان میں دو خصلتیں تو وہ ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو خصلتیں وہ ہیں جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں۔ وہ دو خصلتیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے۔ ایک کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھو اور دوسری کثرت

باقی صفحہ ۲۶ پر

رَمَضَانُ المُبَارک کی عظمت اور اس کی خصوصیت

مولانا منظور احمد الحسینی

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔

۱۔ اللہ تعالے اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔

۲۔ نماز پابندی سے ادا کرنا

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا جب واجب ہو جائے۔

۴۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا

۵۔ بیت اللہ شریف کا حج کرنا جب پر فرض ہو جائے

ان پانچ چیزوں کو ارکان اسلام کہا جاتا ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور علماء امت کا اس پر اجماع ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنے والا بدترین قسم کا گنہگار اور فاسق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔

روزہ کا مفہوم: روزہ کا معنی لغوی طور پر رکنا یا باز رہنا ہے اور شریعت میں صبح صادق کے طلوع سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع (میاں بیوی کا خاص تعلق) سے روزہ کی نیت کے ساتھ رکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے حق تعالےٰ شانہٗ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور ہر مہینہ میں ۳ روزے رکھنا دل کی کھوٹ اور وساوس کو دور کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آنے کا بہت ہی خیال رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے لئے شعبان کی تاریخیں یاد رکھو۔

ایک حدیث میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالےٰ کا مہینہ ہے۔

رمضان المبارک کی امتیازی خصوصیات

یہ بڑا مہینہ اور برکتوں والا مہینہ ہے۔

اس مہینہ میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔ نیز تمام آسمانی کتابیں بھی اسی ماہ میں نازل کی گئیں۔

اس مہینہ میں سب مسلمانوں (بالغ مرد و زن) پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

اس مہینہ میں شیطان اور سرکش جنات قید کر دیئے جاتے ہیں۔

اس ماہ میں اللہ تعالےٰ رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں۔

اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

اس مہینہ میں ہر دن رات میں مسلمانوں کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اس مہینہ میں جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ سے آخر رمضان تک نماز فجر سے غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے روزہ داروں کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اس مہینہ میں فرض کا ادا کرنا ایسا ہے جیسا دوسرے مہینوں میں بہتر (۷۲) فرضوں کا۔

اس مہینہ میں نفل پڑھنا ایسا ہے جیسے دوسرے مہینوں میں فرض پڑھنا۔

اس ماہ جو شخص حلال کمائی سے روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں

اس ماہ میں اللہ کو یاد کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔

اس مہینہ کی خاطر شروع سال سے آخر تک جنت کو سجایا جاتا ہے۔

اس مہینہ کے ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں جہنم کے قیدیوں کو چھوڑا جاتا ہے۔

اس مہینہ میں عرش اٹھانے والے فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ اپنی عبادت کو چھوڑ دو بلکہ روزہ داروں کی دعا پر آمین کہو۔

اس ماہ میں تراویح پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ اس کے محض ایمان اور طلب ثواب پڑھنے کی غرض سے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

یہ مہینہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے دربار میں روزہ رکھنے والوں کی شفاعت کرے گا جو قبول کی جائیگی۔ اس ماہ کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت موکدہ ہے جس کا ثواب دو حج اور دو عمروں کی مانند ہے۔

اس مہینہ میں ایک رات ہے جس کا نام لیلۃ القدر ہے۔ اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔

اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی ہے۔

اس ماہ میں بنی آدم کے ہر عمل کو بڑھایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک نیکی دس گنی بلکہ سات سو (۷۰۰) گنا تک ہو سکتی ہے۔

اس ماہ کے ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں جہنم کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ کا نام "باب الریان" ہے سوائے روزہ داروں کے اس میں سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔

اس ماہ کی آخری رات کو سب روزہ داروں کی بخشش کی جاتی ہے۔

جہاد کیخلاف نصرانی سازش جو
صلاح الدین ایوبی
کے دور میں ناکام بنادی گئی

ندیم شفیع بزرٹہ لائن کراچی

ایک عام آدمی صرف یہ جانتا ہے کہ صلاح الدین ایوبی فاتح فلسطین تھا انہوں نے بیت المقدس کو آزاد کرایا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اس وقت مسلمانوں کی حالت کیا تھی صلاح الدین ایوبی کیلئے صلیبیوں نے ایسی ایسی اخلاقی اور سماجی خندقیں کھودیں کہ اگر صلاح الدین کا ایمان اور یقین پختہ نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی فلسطین تک نہ پہنچ سکتا۔ ان میں سے چند ایک کو بیان کرتا ہوں تاکہ آپ آج کے دور اور اس وقت کے دور کے درمیان موازنہ کر سکیں کہ آج کیوں ایک صلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب صلاح الدین ایوبی نے خدا کی راہ میں اسلام کے جھنڈے کو دوبارہ فلسطین میں گاڑنے کی کوشش کی شوبک جو کہ عیسائیوں کا ایک بہت مستحکم قلعہ تھا اس کو فتح کر لیا تھا اور اب صلاح الدین ایوبی کی منزل کرک تھی جو کہ صلیبیوں کا دوسرا بڑا قلعہ تھا۔ اسی دوران صلیبیوں نے ایک ایسی چال چلی جو کہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو سکتی تھی مگر صلاح الدین ایوبی کی اللہ نے مدد فرمائی اور یہ سازش ناکام بنا دی گئی اس سازش کا تانا بانا اس طرح سے جوڑا گیا تھا کہ مصر کے دور دراز کے علاقوں میں ایک افواہ سی پھیلا دی گئی کہ ٹیلوں کے درمیان ایک ایسا بزرگ آیا ہے جو کہ غیب کا حال بتاتا ہے اور آسمانوں کی خبر دیتا ہے بعض نے کہا کہ امام مہدی ہے تو کسی نے کہا کوئی بڑا بزرگ ہے کسی نے کہا کہ شاید کسی پیغمبر کا نمائندہ خاص ہے۔

غرض یہ کہ جتنے منہ اتنی باتیں یہ بات بھی کہی گئی کہ وہ گناہ گار لوگوں سے نہیں ملا کرتا اور گنہگاروں کو نظر نہیں آتا۔ اس کے پاس جانے کے لئے نیت صاف ہونی چاہیے اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں پر فرعونوں کے دور کی غاریں تھیں جو اپنے آپ کو خدا کہلواتے تھے کہ لوگ تو وہاں جانے سے ڈرتے تھے مگر آہستہ آہستہ سب جانے لگے اگر بات صرف بیان تک ہی ہوتی تو مسلمان ہرگز اس کو قبول نہ کرتے مگر ان سازشیوں نے دھوکا دینے کے لئے کلمہ طیبہ کے الفاظ کو بھی استعمال کیا اور اس وجہ سے بے خبر مسلمان بھی اس اثر کو قبول کر رہے تھے انہیں غار کے اندر ایک آواز سنائی دیتی کہ رسول خدا کو خدا نے غار حرا کے اندھیرے میں رسالت عطا کی تھی تمہیں بھی ان غاروں کے اندھیرے میں خدا کا نور نظر آئے گا۔ اور جب وہ گھروں کو لوٹتے تھے ان کی عورتیں انہیں بتاتیں کہ انہوں نے ایک شخص سے اسی درویش کی کرامات سنی ہیں غرض ہر طرف اسی درویش کے چرچے کیے جانے لگے

ایک روز ان دیہات میں جو سب سے بڑا گاؤں تھا اس کے مسجد کے امام سے جو در پردہ ان سازشیوں کا نمائندہ تھا اس بارے میں استفسار کیا گیا تو اس نے بھی اس کے بارے میں ان کے خیالات کو بیان کیا کہ "وہ مقدس انسان ہے بیشک وہ ہوتا ہے جو خون خرابہ نہ کرے صلح اور امن کی زندگی گزارے یہ مقدس درویش حضرت عیسیٰ کا پیغام لایا ہے اس پیغام میں محبت ہے جنگ و جدل نہیں اس میں یہ پیغام ہے کہ کسی کو زخمی نہ کرو بلکہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرو۔ اگر تم ان اصولوں پر قائم رہے تو درویش تمہاری کایا پلٹ دے گا۔

امام کی ان باتوں نے سب کے دلوں میں موجود شکوک ختم کر دیے اور لوگ جوق در جوق ان ٹیلوں کی جانب جانے لگے اس اہم سازش کی یہ ابتدا تھی اور صلاح الدین ایوبی کو شکست دینے کے لیے ایک حربہ تھا۔ مقصود اس سے مسلمانوں کے دین کو ان کے دلوں سے نکالنا اور جذبہ جہاد کو ختم کرنا تھا پھر ان ٹیلوں میں جانے کے لئے ایک دن مخصوص کر دیا گیا مثلاً ہر بدھ کو اندر جانے کی اجازت دی گئی اب کسی اور دن میں کسی کو جانے کی اجازت بدھ کے علاوہ نہ تھی بدھ کے دن سب کے لئے غار کا منہ کھول دیا جاتا تھا انہیں تین کھجوریں اور چند گھونٹ پانی کے پلائے جاتے تھے جب وہ اندر جاتے تو آواز آتی کلمہ طیبہ پڑھو اپنے اللہ کو یاد کرو حضرت موسیٰ تشریف لانے والے ہیں حضرت عیسیٰ کا ظہور ہونے والا ہے دل سے بدی اور دشمنی نکال دو اور ہر لڑائی جھگڑا ختم کر دو اور دیکھو ان لوگوں کا حشر جنہیں جنت کا دھوکا دے کر لڑوایا جا رہا ہے اس کے بعد دیواروں پر ستارے چمکتے نظر آتے پھر ان پر بہت ہی بھیانک اور بدصورت شکلیں نظر آتیں پھر آواز آتی دیکھو ان کو یہ بھی تمہاری طرح خوبصورت اور جوان تھے ان تک پیغام نہ پہنچ سکا ان کو گھوڑوں پر سوار کرا کے خوبصورت تلواریں ان کی کمر پر سجا کر انہیں کہا جاتا تھا کہ جاؤ اپنے جیسے خوبصورت نوجوانوں کو قتل کرو اگر تم مر گئے تو جنت میں جاؤ گے انہیں دھوکا دے کر مروا دیا گیا اس کے ساتھ ہی بادل کی گرج سنائی دیتی اور بجلی چمکتی تھی ان کے بعد بڑے ہی خوبصورت اور خوبرو لڑکے اور لڑکیاں گزرتیں وہ سب ہنستے اور کھیلتے ہوئے جاتے تھے پھر آواز آتی یہ نیک اور پاک لوگ ہیں انہوں نے کبھی لڑائی جھگڑے کی بات نہ کی یہ سراپا محبت و پیار اور پر خلوص تھے اس لئے خدا انہیں ایک تہہ خانے میں لے جاتے تھے جہاں ندیوں کے چشمے جاری ہوتے تھے اور ان کے آس پاس خوبصورت لڑکیاں گھومتی پھرتی تھیں اور مسکراتی ہوئی نظر آتی اور آوازیں سنائی دیتیں کہ حضرت عیسیٰ کا ظہور ہونے والا ہے جنگ اور جدل اور خون خرابہ کو دل سے نکال دو اور تہہ خانے کے دوسرے راستے سے سب کو نکال دیا جاتا اور انہیں یوں محسوس ہوتا کہ گویا انہوں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے۔

ٹیلوں کے اندر جو تماشہ دکھایا جاتا تھا یہ سب سازشی عیسائیوں کی شعبدہ بازی تھی۔ غار کے پاس جانے والے مسلمانوں کو کھجوریں اور پانی پلایا جاتا تھا اس کے اندر نشہ آور چیزوں کی آمیزش کی جاتی تھی جس کا اثر فوراً ہوتا کہ وہ پچھلے پردوں کو دیوار سمجھتے تھے اور ان کے ذہنوں میں جو تصور بٹھایا جاتا تھا وہ اس کو صحیح سمجھ جاتے تھے اور جو سنتے وہ انہیں ایک حقیقت سمجھنے لگ جاتے اس لئے وہ باہر جا کر دوبارہ اندر آنے کی خواہش کرتے یہ اس عقیدت کا اثر نہیں تھا بلکہ اس نشے کا اثر ہوتا تھا جو سازشی لوگ کھجوروں اور پانی کے ذریعہ ان کو کھلا دیتے تھے پردے کے پیچھے چمکنے والی روشنی کا انتظام کیا گیا تھا ڈھکی چھپی جگہوں پر مشعلیں جلائی گئی تھیں ان کے نیچے گندھک کے سفوف برابر تہ چھڑکائی جاتی تھی اور لکڑی کا زاویہ بدلنے پر چمک پیدا ہوتی تھی ان ابرق کی چادروں کو جھٹکے دینے سے بادل کی گرج کی آواز آتی تھی پردے کے پیچھے شکلیں بھیانک کر کے آدمی گزارے جاتے پھر ان کے بعد خوبصورت لڑکیاں اور لڑکے گزارے جاتے تھے اور اس طرح مسلمانوں کے دلوں سے دین کو نکالنے کا ایک ناٹک رچایا جاتا تھا۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

ٹیپو سلطان اور اس کے مجاہدانہ کارنامے ایک تاریخی حقیقت ہیں

آخری قسط

ترکش کا آخری تیر

ٹیپو سلطان

تحریر: مجاہد حسین

انگریزوں نے آخری مارچ میں سرنگاپٹم کا محاصرہ کیا جو ۳ مئی تک جاری رہا۔ محاصرے کے زمانے ہی میں ۲۰ اپریل اور ۲ مئی کو لیفٹیننٹ ہل اور لیفٹیننٹ لارنس نے قلعہ کا دورہ کیا مگر سلطان کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ ۴ مئی کو سلطان کے محل سے ڈڈی دروازے کے راستے سے نکلنے کا علم میر صادق نے انگریزوں کو مطلع کر دیا تھا۔ چنانچہ اس واقعہ کی طرف دریا دولت کی ایک تصویر میں واضح اشارہ موجود ہے۔ کہ میر صادق سلطان کے سامنے کھڑا ایک ہاتھ سے آداب بجا لا رہا ہے اور پیچھے مڑ کر دوسرے ہاتھ سے انگریزوں کو اشارہ کر رہا ہے۔

غداری کی یہ انتہا تھی کہ سرنگاپٹم جیسے مضبوط و مستحکم قلعے کو فتح کرنے کے لیے جس ۴۰ ہزار لشکر جرار اور خود سلطان موجود تھا صرف ۲۶ انگریز سپاہی فصیل پر چڑھے چنانچہ میجر جشن اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے۔

ڈیڑھ بجے جنرل بیرڈ کی قیادت میں حملہ آور پارٹی دو کالموں میں آگے بڑھی ہر کالم میں ایک افسر اور ۲۰ سپاہی تھے ان کے پیچھے ایک اور کالم تھا۔ فوج کا بڑا حصہ ریزرو رکھا گیا تاکہ فصیل پر قبضہ ہونے کے بعد آگے بڑھے۔ سلطان کے نو مسلم مرہٹہ غلام راجہ خان نے انتہائی غیر انسانی طرز عمل اختیار کیا اس کے متعلق بیڈ ونشر لکھتا ہے۔

سلطان نے مئی کی شدید گرمی اور چلچلاتی دھوپ میں ایک بجے سے شام کے سات بجے تک بھوکا پیاسا مسلسل جنگ کر رہا تھا اس نے آخری وقت تک شجاعت و مردانگی کا مظاہرہ کیا سخت پیاس کی حالت میں اس نے راجہ خان سے بار بار پانی مانگا کئی بار تو گڑگڑا کر کہا خدا کے لیے پانی کا ایک قطرہ دیدو مگر چھاگل بھری ہونے کے باوجود غلام نے ایک بوند تک نہ دی سلطان کو یکے بعد دیگرے تین گولیاں لگیں جن سے وہ تشنہ لب ہی شہید ہو گیا۔

سلطان کے زمانہ محصوری میں انگریزوں نے رعایا کو اس سے بدظن کرنے کے لیے پوری ریاست میں مشہور کر دیا کہ سلطان "نبی" بنتا ہے سلطان کی مذہبی اصلاحات سے جن کا پیروں اور علماؤں کے مفادات پر زد پڑتی تھی انہوں نے یہ کہہ کر عوام کو ورغلایا کہ انگریز سلطان کے مقابلے میں دین کی حفاظت بہتر کر سکتے ہیں۔ انگریزوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا ترکی کے سلطان اور شریف مکہ کے نام سے فتویٰ شائع کروائے کہ سلطان کے خلاف لڑنا شریعت کی رو سے جائز ہے۔

سلطان کی شہادت سے فرنگیوں کو بڑی خوشی ہوئی سلطان کی لاش کو دیکھ کر جنرل ہارس بے ساختہ پکار اٹھا "آج ہندوستان ہمارا ہے"

بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ جنرل ہارس کا یہ فخریہ نعرہ بے جا نہ تھا فتح میسور کی خبر لندن پہنچی تو قومی جشن منایا گیا۔ ۲۰ فروری ۱۸۰۰ء کو کلکتہ میں ایک شاہانہ جلوس نکالا گیا۔ اب تک اردو، فارسی، انگریزی اور فرانسیسی زبان میں میسور اور ٹیپو سلطان کے متعلق جس قدر تاریخی کتب منظر عام پر آئی ہیں ان سب میں سازش کا سرغنہ میر صادق کو قرار دیا گیا ہے لیکن تاریخ میسور کے محقق، جناب محمود خان محمود بنگلوری نے اپنی تازہ ترین تالیف "سلطان ٹیپو" میں پہلی بار مستند حقائق سے یہ ثابت کیا ہے کہ سازش دراصل سلطان کے ان چند وزیروں اور میروں نے تیار کی تھی جو دربار اور فوج کے علاوہ چھوٹے بڑے تمام محکموں پر چھائے ہوئے تھے اور ان کا سرخیل ارکاٹ کے نائب نواب خدا صاحب کا بیٹا علی رضا تھا۔ جسے خود فرانسیسو نے حیدر علی کے پاس بھیجا تھا کہ سلطان کی مدد سے اپنی کھوئی ہوئی ریاست حاصل کر سکے محمود بنگلوری کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے۔

آج سے سولہ سال پیشتر تاریخ سلطنت خداداد اور اس کے دس سال بعد صحیفہ ٹیپو سلطان لکھنے اور موضوع پر دستیاب زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھنے کے باوجود میرے دل میں خلش رہی کہ سلطنت خداداد کی اصل تباہی کا باعث محض نظام حیدرآباد میر صادق اور پورنیا کی سازش نہیں بلکہ کوئی اور گہری سازش تھی جس پر پردہ پڑا ہوا ہے اتفاق سے ۱۹۸۵ء میں مجھے میسور رہنا پڑا، وہاں یکسالہ قیام کے دوران میں میرے ہاتھ ایک چھوٹی سی کتاب لگی جو میجر سائمنڈس کی لکھی ہوئی میسور کی چوتھی جنگ کی کتاب تھی۔ اس میں دو خط میری نظر سے گزرے۔ ان میں دوسرا خط اور اس پر لکھے ہوئے ریمارکس پڑھ کر مجھے سکتہ سا ہو گیا۔ سولہ سال سے عقدہ لاینحل تھا فوراً حل ہو گیا یہ دونوں خط شاہ فرانس نپولین اعظم کی طرف سے تھے۔ ایک سلطان ٹیپو کے نام اور دوسرا شریف مکہ کے نام۔ پہلے خط کی عبارت تھی۔

میری اور میری فوج کی دلی خواہش ہے۔ کہ کسی طرح

آپ کو برطانیہ کے آہنی پنجے سے نجات دلائی جائے میرا خیال ہے کہ مسقط اور موخا کے راستے آپ تک پہنچوں لیکن اس سے قبل آپ کے ملک کی سیاسی حالت سے باخبر ہونا ضروری ہے اسلئے آپ اپنے ایک سربرآوردہ اور قابل اعتماد عہدیدار کو سویز یا قاہرہ کے راستے میرے پاس بھیج دیں جس کے ساتھ میں گفتگو کرسکوں ۔ دوسرے خط کا مضمون تھا۔ میں اور میری فوج ظفر موج پہنچ گئی ہے میرا ارادہ ہے کہ تمام ممالک اسلامیہ کو برطانیہ کی غلامی سے چھٹکارا دلاؤں اور خاص طور پر اپنے دوست اور آپ کے دینی بھائی ٹیپو سلطان کو کمک دوں ۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ دوسرا خط جو ٹیپو سلطان کے نام ہے اپنے کسی معتبر کے ہاتھ ان تک پہنچا دیں ۔

یہ دونوں خط نپولین نے شریف مکہ کے نام بھیجے اسے خطرہ تھا کہ کوئی فرانسیسی لیکر گیا تو انگریز اسے پکڑ لیں گے اس نے شریف مکہ کو ٹیپو کا دینی بھائی اور ہمدرد خیال کرتے ہوئے اس کی معرفت خط بھیجنا چاہا مگر اس ہاشمی زادے نے دونوں خط انگریز پولیٹیکل ایجنٹ (ولسن) مقیم جدہ کے سپرد کر دیئے ۔ ولسن نے ان پر یہ ریمارکس دیئے "شریف مکہ کو وزیر اول شیخ سلیمان اور سیکرٹری ولی محمد امین نے ان دو مذکورہ بالا خطوط کی نقلیں میرے منشی کے ذریعے مجھے پہنچائی ہیں ۔ دستخط ایس ولسن (سائمنڈس کے روزنامچے میں یہ حقیقت حال دیکھئے) میں میرا خیال فوراً ان اہل نوائط پر گیا جو اپنے آپ کو بنی ہاشم کہلاتے تھے اور سلطنت کے ہر محکمے میں دخیل تھے ۔

ان میں میر غلام علی بکری (وزیر اعظم)، علی رضا (وزیر) بدر الزماں خاں (وزیر حرب) سید محمد میر آصف (چیف سیکرٹری) تھے ، یہ سب کے سب ارکاٹ کے نوائط اور نواب کے رشتہ دار تھے اور پانڈیچری یا ارکاٹ سے میسور آئے تھے ان میں سے علی رضا ارکاٹ کی نوابی کا مدعی تھا میر صادق اور غلام علی لنگڑا گو اہل نوائط میں سے نہ تھے تاہم ان کے حامی ضرور تھے ۔

انگریز ان لوگوں کی سرشت سے واقف تھے ۔ کارنوالس نے انھیں میسور اور ارکاٹ کی گدیاں دلانے کا وعدہ کر کے ساتھ ملا لیا انہوں نے تیسری جنگ میں سازش کی مگر ناکام رہے ۔ آخر چوتھی جنگ میں وسیع پیمانے پر نہایت گہری سازش تیار کی اور کامیاب ہو گئے ۔

جنرل ہارس اور سلطان کی خط و کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگریز میسور کی آزادی کو ختم کرنے کے ارادے سے آئے تھے لیکن اہل نوائط سلطان کے خون کے پیاسے تھے انھیں خوف تھا کہ سلطان زندہ رہا تو وزل جی کا رنوالس کی طرح اسی کو نہ دیدے ۔

انگریز جب قلعے کی فصیل پر قابض ہو گئے اور سلطان کی واپسی کا راستہ روک دیا گیا تو عوام کو پتہ چلا یہ سب کچھ اہل نوائط کی سازش کا نتیجہ تھا ۔ انہوں نے ان غداروں اور ان کے حامیوں کا قتل عام شروع کیا میر صادق انھیں کے ہاتھوں مارا گیا اہل نوائط نے کمال ہوشیاری سے پوری سازش کا کرتا دھرتا اسی کو قرار دے دیا علی رضا اور اس کے ساتھی بچ گئے ۔ بٹسن لکھتا ہے ۔

سلطان کے وفاداروں نے علی رضا کے چار رشتہ داروں اور محمد درویش کو قتل کر ڈالا ، وہ علی رضا کے رشتہ داروں اور تمام اہل نوائط کو قتل کرنا چاہتے تھے ۔ بنا بریں اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ سازش اور غداری کا اصل سرغنہ علی رضا تھا ۔ پورنیا ۔ میر صادق اور غلام علی لنگڑا سازش کے ثانوی کردار تھے جنہوں نے علی رضا کی حمایت میں سلطان سے غداری کی ۔

حاصلِ مطالعہ

انتخاب: حافظ خلیل احمد قیصر، کروڑ لعل عیسن

اللہ والوں کے علم و حکمت سے بھرپور نصیحت اور دوسرے عبرت انگیز واقعات

حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا واقعہ

ایک مرتبہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ جہاد میں تشریف لے جا رہے تھے ۔ سیالکوٹ راستے میں پڑا تو ملا دراز صاحب جو صدرا کے محشی ہیں ۔ وہ زندہ تھے ۔ مولانا شہید اپنے گھوڑے کو کھریرہ کر رہے تھے ۔ آپ کا لباس سپاہیانہ ہوتا تھا اور تلوار گلے میں لٹکی ہوتی تھی ۔ کوئی دیکھ کر نہیں پہچان سکتا تھا کہ یہ عالم ہیں سادے اور سپاہیانہ لباس میں رہتے تھے ۔ وہ گھوڑے کو کھریرہ کر رہے تھے کہ ملا دراز آ گئے ۔ ملا دراز کو ناز تھا منطق و فلسفہ پر اور ان لوگوں کو یہ سمجھتے تھے کہ ان کو کوئی مس ہی نہیں ہے تو ملا صاحب نے درمیان تقریر میں کچھ اعتراضات کئے ۔ مولانا نے کھڑے کھڑے ان کے جوابات دیئے ۔ انہوں نے اس پر اعتراض کیا تو مولانا نے اس کا بھی جواب دیدیا ۔ دو دو لفظوں میں جواب دیتے ۔ اس پر ملا صاحب جھنجھلا اٹھے اور آواز تیز ہو گئی اور بہت زور کا ایک اور اعتراض کیا ۔ مولانا نے دو لفظوں میں جواب دیدیا ۔ جھنجھلاہٹ میں ملا دراز کو غصہ آیا تو مولانا شہید کو ایک دھول مارا جس سے مولانا کی پگڑی گر گئی ۔ مولانا نے بڑی متانت سے فرمایا کہ مولانا میں نے کوئی گستاخی نہیں کی ۔ آپ اعتراض کرتے تھے میں جواب دیتا تھا ۔ میں اس کا مستوجب نہیں تھا یعنی مار جاؤں ۔ ویسے میں آپ کا خادم ہوں ۔ آپ کو ہر طرح کا حق ہے ۔

اس پر مولانا دراز صاحبؒ موم ہوئے اور معافی چاہی ۔ مولانا شہیدؒ نے فرمایا کہ آپ بڑے بزرگ ہیں معافی کی کیا ضرورت ہے ۔ پھر ملا دراز اتنے معتقد ہوئے کہ منطق و فلسفہ سب بھول گئے ۔

مولانا محمد اسمٰعیل شہید کا دوسرا واقعہ

مولانا حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ جہاز طوفان میں آ گیا ۔ خیر وہ طوفان تو چلا گیا مگر میٹھا پانی ختم ہو گیا ۔ لوگوں میں بڑی پریشانی ہوئی جو لوگ مولوی صورت تھے ان سے دعائیں کرائی گئیں سب

نے مولانا شہید کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے دعا کراؤ۔ لوگوں کا وہم تک بھی نہ تھا کہ یہ کوئی بڑے بزرگ ہیں بلکہ معمولی آدمی سمجھتے تھے۔

سب علماء نے کہا کہ سب کچھ یہی ہیں۔ انہیں سے دعا کراؤ۔ سارے مل کر مولانا شہید کے پاس آئے کہ حضرت ایک ہی دن کا پانی رہ گیا ہے۔ اب تو موت کا سامنا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میٹھا پانی دیدے تو بصرہ قریب آرہا ہے وہاں اتر کر مسقط کا حلوہ فی کس آدھ سیر بانٹنا پڑے گا۔ سب نے تسلیم کرلیا۔

مولانا نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ سب نے آمین کہی۔ اس کے بعد فرمایا کہ اپنے ڈول اور بالٹیاں سب لے آؤ۔ حکم کے مطابق سب لے آئے تو منظر یہ دیکھا کہ سمندر میں بہت دور پر ایک گول دائرہ ہے جس کے پانی کا رنگ بالکل جدا ہے اور وہ آہستہ آہستہ جہاز کی طرف آرہا ہے۔ جب جہاز کے قریب آگیا تو مولانا شہیدؒ نے فرمایا کہ اپنے ڈول بالٹیاں اور ٹنکی بھرلو۔ سب نے بھرلی۔ وہ نہایت میٹھا پانی تھا۔ جب بصرہ آیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ وعدہ بھی یاد ہے۔ سب نے کہا کہ ہم کو یاد ہے۔ سب نے حلوہ تقسیم کیا اور عمدہ قسم کا حلوہ بنا کر تقسیم کرایا۔

ایک پٹھان کا واقعہ

سرحدی پٹھان معاملات میں بڑے چالاک ہوتے ہیں۔ ایک سرحدی پٹھان گاڑی میں سوار ہوا۔ ٹی ٹی نے آکر ٹکٹ مانگا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ٹکٹ نہیں ہے۔ ٹی ٹی نے کہا کہ تم بے ٹکٹ سفر کرتے ہو انہوں نے کہا کیا کریں جی روپیہ نہیں ہے۔ ٹی ٹی نے اس کو پولیس کے حوالہ کردیا۔ کہ اس کو گرفتار کرو جب اگلا اسٹیشن آیا تو وہاں اسکو بند کردیا۔ کہ صبح کو اس کا فیصلہ ہوگا۔ رات بھر وہ آرام سے سویا صبح کو ریلوے مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ تم بے ٹکٹ سفر کرتے ہو سرحدی پٹھان نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے ہمارے پاس ٹکٹ موجود ہے۔ اور ٹکٹ نکال کر دکھا دیا۔ اس پر مجسٹریٹ ٹی ٹی پر بہت خفا ہوا۔ اور کہا کہ تم بڑے جھوٹے ہو۔ ٹکٹ والوں کو گرفتار کرکے ان کو بے ٹکٹ بتاتے ہو۔ اب تم پر مقدمہ چلے گا۔ پھر دوسری ریل آئی تو مجسٹریٹ نے کہا کہ آپ اپنا سفر جاری رکھیں یہ جھوٹا ہے ہم اس سے نمٹ لیں گے۔

خان ریل پر سوار ہوگیا۔ تو لوگوں نے معلوم کیا کہ جب تمہارے پاس ٹکٹ موجود تھا تو ٹکٹ کیوں نہیں دکھایا

سرحدی پٹھان نے کہا کہ ہمارے پاس بیس ہزار روپیہ ہیں رات کو ریل میں کوئی چھین لیتا یا چوری کرلیتا۔ ہم نے سوچا کہ بہتر ہے کہ ہم رات بھر گورنمنٹ کی حفاظت میں رہیں۔ وہاں پر کوئی چور نہیں آسکتا۔ ہم رات بھر خوب آرام سے سوئے جب صبح ہوئی تو پھر سفر شروع کردیا۔ اس قسم کے عجیب عجیب سرحدی پٹھانوں کے واقعات ہیں۔

قادیانی مبلغ اور ہندو

مولوی کلیم اللہ مرحوم کی دکان

پر ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ ہندو بھی اور مسلم بھی اور لوگوں سے اتنی بے تکلفی تھی کہ کوئی اگر مٹھائی طلب کرتا کوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسہ نکال لیتا وہ سب کی خاطرداری کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ان کی دکان پر ایک ہندو آیا اس کی بول چال مسلمانوں جیسی تھی۔ ایک قادیانی اس کی تاک میں لگ گیا۔ ان کو مسلمان سمجھ کر دکان پر آکر ان کے سامنے جاکر مرزا غلام قادیانی کی نبوت پر آدھ گھنٹہ تقریر کی اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ نبی ہیں انکی نبوت کو مانیں۔ اس شخص اپنی یادداشت میں خوب تقریر کی۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ قادیانی نے سمجھا کہ ہماری تقریر کا اس پر اثر ہوگیا ہے۔ اور یہ مرزا کی طرف مائل ہوگئے ہیں۔

تقریر ختم کرنے کے بعد قادیانی کہتا ہے کہ آپ نے میری تقریر کا کیا اثر لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ ابھی تک ہم نے اصلی نبی کو نہیں مانا فرضی نبی کو کیا مانیں گے۔ اس پر مجلس کے سارے حضرات ہنس پڑے۔ جب قادیانی کو یہ معلوم ہوا کہ یہ غیر مسلم ہے تو بہت شرمندہ ہوکر وہاں سے بھاگا اور پھر وہاں پر نہیں آیا۔

قادیانی فتنہ - ایک خواب

ایک مرتبہ قادیانی کا بہت بڑا فتنہ اٹھا۔ اشتہارات ادھر سے بھی نکلتے تھے اور ادھر سے بھی حضرت مولانا شاہ انور شمیری اور حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحبؒ اس فتنے کی وجہ سے ایک گرمجوش تھی کہ بنیادی طور پر دین کی تحریف ہے۔ قادیانیوں میں دو فرقے ہیں۔ ایک تو لاہوری فرقہ ہے۔ جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا لیکن مجدد اور ولی ضرور مانتا ہے۔ اور ایک فرقہ کھلے طور پر نبی مانتا ہے۔

میرے دل میں یہ خلجان تھا کہ اس فرقے کی تکفیر کیوں کی جائے جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا صرف مجدد اور ولی مانتا ہے۔ میں نے اپنے اس خلجان کو کئی بزرگوں سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی تصریحات سے جب یہ معلوم ہوگیا کہ وہ خود نبوت کا مدعی ہے تو ایسا آدمی مسلمان ہی نہیں رہ جاتا کہ اس کو ولی یا مجتہد مانا جائے۔ تو استدلالی طور پر تو بات سمجھ آگئی مگر پھر بھی خلجان باقی رہا۔ اس کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا وہ یہ ہے۔

کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے ایک دروازہ اس طرف ہے اور ایک دروازہ اس طرف ہے لمبان کی وجہ سے اندھیرا بڑھتا گیا ہے اس کے کونے میں ایک تخت پڑا ہوا ہے۔ اس پر حکیم نورالدین قادیانی بیٹھا ہوا ہے وہ مرزا غلام احمد کا نام نہاد خلیفہ بھی تھا میں ادھر دروازہ کے پاس کھڑا ہوا ہوں۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آگے بڑھوں یا ادھر جاؤں۔ اتنے میں ایک نوجوان لڑکا سامنے آیا اس کو میں جان رہا ہوں کہ یہ قادیانی ہے وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتا تھا۔

اتنے میں میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے ساتھ اور جلدی کرکے تشریف لائے اور مجھ سے خطاب کرکے یہ فرمایا کہ اس غلام احمد سے مجھے توقعات تھیں مگر اس نے میری ساری توقعات پر پانی پھیر دیا اور غصے سے آپ نے فرمایا کہ دیکھو اس کی قبر میں کیا ہو رہا ہے۔ جب آپ نے یہ جملہ فرمایا تو فوراً وہ کمرہ اور حکیم نورالدین قادیانی اور کمرہ سب غائب ہوگئے۔ اس میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد وہ خلجان ختم ہوگیا اور قلب میں انشراح ہوگیا جیسی دستگیری تھی اگر دینی حیثیت سے کوئی خلجان یا تشویش پیدا ہوجائے تو منجانب اللہ مدد ہوتی ہے۔

باقی آئندہ

محفل سوال وجواب

اسلام پر مرزائیوں کے اعتراضات اور ان کے اجمالی جوابات

ملتان میں رد قادیانیت کے کورس کے موقع پر محفل سوال وجواب سے مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب

سوال نمبر ۲۷ : مرزا قادیانی نے فرضی مسیح کی توہین کی ہے نہ کہ حقیقی کی۔

جواب : اگر فرضی نبی کو گالیاں دینا جائز ہے تو کیا ہم مرزا قادیانی کو الو کا پٹھہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر اس پر قادیانی بگڑ پا ہوئے تو ہم کہہ دیں گے کہ ہم نے فرضی غلام احمد کو گالی دی ہے اس طرح تو فساد کا ایک ایسا در کھل جائے گا کہ جو مرزائیوں سے کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر فرضی اور خیالی مسیح کو گالیاں دی ہیں تو وہ عیسائیوں کے لئے حجت اور قابل تسلیم کیسے ہوں گی۔

سوال نمبر ۲۸ : مرزا نے انجیل کے حوالے سے بات کی ہے۔

جواب : مرزا قادیانی نے چشمہ معرفت کے ص۲۵۵ پر لکھا ہے کہ

توارت اور انجیل صرف مبدل کتابیں ہیں محرف مبدل کتابوں سے تحریف شدہ حوالہ جات لے کر کسی نبی کو تختہ مشق بنانا کہاں کی شرافت ہے۔

سوال نمبر ۲۹ : مرزا قادیانی نے جہاں مسیح علیہ السلام کی بہنوں یا بھائیوں کا ذکر کیا ہے وہ انما المومنون اخوۃ کے تحت کہا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

جواب : مرزا قادیانی نے کشتی نوح کے ص۱۷ پر لکھا ہے کہ آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں ــــ تو اب مرزا نے انما المومنون اخوۃ کے تحت نہیں کہا ، بلکہ حقیقی طور پر ان کی بہنیں اور بھائی مراد ہیں۔

سوال نمبر ۳۰ : کیا دشمنوں کے اعتراض نقل کرنے جرم ہیں ؟۔

جواب : مرزائیوں کے نزدیک اگر دوسروں کے اعتراض نقل کرنا جرم نہیں تو ہمیں بھی یہ حق ہے کہ مرزا قادیانی کے دشمنوں نے مرزا صاحب کے متعلق جو اعتراض کئے ہم بھی ان کو نقل کر سکیں۔ مرزا کے زمانہ میں جن لوگوں نے مرزا کے متعلق جو کہا اور مرزا نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل کیا ہے وہ ہم عرض کر دیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ص۱۰ پر لکھا ہے۔

ازاں جملہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں۔ اور میں دجال ہوں اور حرام خور ہوں، اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے چنانچہ میرا نام متکبر پرست نفس پرست متکبر دجال شیطان جاہل مجنون کذاب بست ، ظالم خود غرض عہد شکن خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی کے ص۱۳ پر لکھا ہے کہ

مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرأت کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر فتویٰ کفر لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا۔ اور میرا نام کذاب مفسد، دجال، مفتری، مکار، ٹھگ، فاسق فاجر خائن رکھا۔

اب مرزائی بتائیں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے اقوال سے مرزا صاحب استدلال کر سکتے ہیں تو پھر مرزا قادیانی پر جن مخالفین نے اعتراض کئے وہ آپ کے ہاں کیوں قابل قبول نہیں۔

سوال نمبر ۳۱ : مرزا قادیانی نے اس مسئلہ کے متعلق ، سخت الفاظ کہے تھے جس نے ابنیت کا دعویٰ کیا تھا۔

جواب : مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ قیصریہ کے ص۲۲ پر لکھا ہے کہ

حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ و تثلیث و ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں تو گویا ایک بھاری افتراء ہے جو ان پر کیا ہے۔

سوال نمبر ۳۲ : پہلے جیسے علماء مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے بھی تو جوابات دیئے ہیں عیسائیوں کو

جواب : کسی کو الزامی جواب دیتے وقت اگر کسی نبی کی تحقیر کا پہلو آ گیا تو یہ کفر ہے چاہے جواب دینے والا کوئی کیوں نہ ہو جواب حقیقی ہو یا الزامی۔ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک کی توہین و تنقیص کرنا کفر ہے، چنانچہ پہلے علماء نے ایسے قطعاً نہیں کیا۔ نیز یہ کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا (حوالہ ماسبق) تو حق بات کا مطلب یہ بنتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہا ہے نہ کہ الزامی طور پر۔

سوال نمبر ۳۳ : مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے تو جس شخص کی وہ تعریف کرے اس کی تنقیص کیسے کر سکتا ہے ؟۔

جواب : ہمارا یہ موقف ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے، مرزا قادیانی کا روز بروز، صبح و شام، قدم بقدم موقف بدلنا پینترا تبدیل کرنا اس کی عادت تھی جن لوگوں کی مرزا قادیانی کی کتابوں پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض ہے اس عنوان پر مرزے کی رد میں اس کی تحریرات کی روشنی میں مستقل کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

سوال نمبر ۳۴ : مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جب وہ نازل ہوں گے تو قرآنی آیات کا کیا بنے گا یہ آیات تو پھر بھی یہ کہہ رہی ہوں گی کہ کیا عیسیٰ نازل ہوں گے کیا یہ منسوخ ہو جائیں گی۔

جواب: قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام سے بہت سے وعدے کئے جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کی ذات سے وابستہ تھے۔ وہ وعدے پورے ہوئے مگر آیات آج بھی موجود ہیں۔ نمبر ۱۔ الم غلبت الروم نمبر ۲۔ اذا جاء نصر اللہ نمبر ۳۔ تبت یدا ابی لہب نمبر ۴: لتدخلن المسجد الحرام یہ تمام وعدے پورے ہوئے جب بات پوری ہو جائے تو آیت بدل نہیں جاتی بلکہ اور زیادہ شان سے چمکنے لگتی ہے کہ جن کا وعدہ تھا وہ پورا ہو گیا قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا بشارۃ عیسیٰ بیشک اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے کہ میں ان آیات کا بذات خود مصداق بن کر آیا ہوں تو ان کے نزول سے ان آیات کی عملی تفسیر ہو جائے گی۔ اور یہ آیات اور زیادہ شان سے چمکنے لگ جائیں گی نہ کہ منسوخ ہو جائیں گی۔

سوال نمبر ۳۵: مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مسیح موعود ہوں ہم نے کہا کہ اگر تو مسیح موعود ہے تو مسیح موعود تو دجال کو قتل کریں گے تو اس نے کہا کہ قتل دجال تلوار سے نہیں قلم سے ہوگا۔

جواب: مشکوٰۃ شریف باب قصہ ابن صیادؓ میں شرح السنہ کے حوالے سے حدیث ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابن صیاد کے متعلق مشہور ہوا کہ وہ دجال ہے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تحقیق حال کے لئے گئے حضرت عمرؓ آپؐ کے ساتھ تھے، انہوں نے تلوار نکال کر آپؐ سے اجازت چاہی کہ اگر اجازت ہو تو میں اس کو قتل کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ اس کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔ اگر یہ دجال نہیں تو تم اپنے ہاتھ قتل ناحق سے کیوں رنگین کرتے ہو، اس حدیث شریف نے ثابت کر دیا کہ دجال سے لڑائی تلوار کے ساتھ ہوگی ورنہ جس وقت حضرت عمرؓ نے تلوار نکالی تھی حضور علیہ السلام فرما دیتے کہ اے عمرؓ! یہ کیا کر رہے ہو اس سے تو جہاد قلم کے ساتھ ہوگا، حضرت عمرؓ کا تلوار نکالنا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم قتل نہیں کر سکتے اس کو عیسیٰ بن مریم ہی قتل کریں گے۔ یہ دلیل ہے کہ اس بات کی کہ دجال کے ساتھ لڑائی تلوار کے ساتھ ہوگی نہ کہ قلم کے ساتھ۔

سوال نمبر ۳۶: اگر دجال تلوار سے قتل ہوگا تو کہاں ہوگا؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ دجال مقام لُد پر قتل ہوگا۔ لُد اس وقت اسرائیل میں واقع ہے اسرائیلی ائیر فورس کا ائیر بیس ہے دجال کے ساتھ اس وقت ستر ہزار یہودیوں کی جماعت ہوگی۔ (ازالہ اوہام ص۲) جو اس کے حامی اور مددگار ہوں گے جس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اس وقت اسرائیل کا وجود تھا اور نہ ہی مقام لد کو کوئی اہمیت حاصل تھی۔ آپؐ کی صداقت پر قربان جائیں کہ کس طرح آج اسرائیل میں لد کو اہمیت حاصل ہے وہاں اس کی فوج کی چھاؤنی ہے گویا دجال آخری وقت تک یہود کی فوج میں پناہ لینے کی کوشش کرے گا۔ یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا اور پاکستان ۱۹۴۷ء میں بنا پاکستان بننے کے دو سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی جس وقت مرزا قادیانی زندہ تھا اس وقت اسرائیل کا وجود بھی نہ تھا۔ مرزا کے مرنے کے اکتالیس سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی، مرزا قادیانی سوّر اپنی کتابوں میں مذاق اڑاتا ہے اس بات کا کہ ستر ہزار یہودی تو یہودی دنیا میں نہیں ہیں وہ کس طرح دجال کے ساتھ ہوں گے۔ لیکن اس بدبخت کو معلوم نہ تھا کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے اللہ کے نبیؐ کی بات جھوٹ نہیں ہو سکتی۔ آج مرزا قادیانی کی قبر سے کوئی سوال کرے کہ اے بدبخت جن ستر ہزار یہودیوں سے متعلق حدیث کا مذاق اڑاتا تھا آج وہ نصف النہار کی طرح پوری ہو چکی ہے اسرائیل میں ایک ستر ہزار نہیں بلکہ کئی ستر ہزار یہودی جمع ہیں۔

سوال نمبر ۳۷: عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت کیا حالت ہوگی؟

جواب: جس وقت وہ نازل ہوں گے اس وقت انہوں نے دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی مرزا قادیانی نے کہا کہ زرد رنگ کی چادر سے مراد بیماری ہے

مجھے بھی دو مرض لاحق ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں دوران سر، اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب۔

حقیقۃ الوحی ص۳۰۶، روحانی خ ج۲۲، ص۳۲۰

کثرت پیشاب کی تشریح مرزا قادیانی کی دوسری کتاب نسیم دعوت کے ص۶۹ پر ہے۔

بعض دفعہ سو سو مرتبہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے اور بوجہ اس کے پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

اب آپ انصاف فرمائیں کہ دنیا کی کسی لغت کی کتاب میں چادر کا معنی بیماری نہیں ہے۔ فقیر نے سعودی عرب، انڈونیشیا، سنگاپور، ملیشیا، تھائی لینڈ، برطانیہ، سری لنکا شام، مصر، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، کینیڈا کا سفر کیا ہے آج تک مجھے کوئی ایسی کتاب نہیں ملی جس میں چادر کا معنی بیماری لکھی ہو اور وہ بھی پیشاب کی وہ بھی ایسے

باقی صفحہ ۲۹ پر

دیدہ زیب زیورات کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۸۳۵

آخری قسط

قادیانیت

۱۔۔۔ دورِ حاضر کی بدترین آمریت
۲۔۔۔ قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کی تازہ ہدایت
۳۔۔۔ قادیانیوں کے سالانہ جلسے اور حکومت کے بعض ذمہ دار ارکان کی مجرمانہ غفلت

ازقلم: غلام رسول

مرزا محمود ایک ایسا آمر تھا جس نے بداعمالیوں کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے۔

ہی بولائی دیکھئے اختلاف کی جرأت نہیں کرسکتا۔ اگر ایسا کرے تو کم از کم مرزا ایک سخت قسم کا بائیکاٹ ہے جو ان کی اصطلاح میں مقاطعہ کہلاتا ہے۔ اس میں کسی قادیانی کو حتیٰ کہ اس کے اپنے بیوی بچوں کو بھی اس سے بات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ دکانداروں کو سودا دینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ کہ اس کی بپتا کوئی نہیں سنتا۔ اور وہ برادری کے بائیکاٹ سے مجبور ہو کر بے گناہ ہوتے ہوئے بھی خلیفہ کے قدموں پر گر کر معافی مانگ لیتا ہے۔ کوئی اگر ڈٹ جائے مقابلہ پر اتر آئے یا مقدمہ دائر کردے تو اس کا گھر جلایا جاسکتا ہے یا وہ قتل بھی ہوسکتا ہے۔ یہ آمریت کا سلسلہ صرف گدی نشینی کی حد تک ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے شہروں میں جو قادیانی امیر اور عہدے دار مقرر کئے جاتے ہیں۔ وہاں بھی یہی جذبہ کار فرما ہے۔ کہنے کو تو قادیانی جماعت میں ہر تین سال بعد باقاعدہ انتخابات کے ذریعہ ہر شہر اور حلقہ میں عہدیداروں کو لوگ منتخب کرتے ہیں۔ مگر یہ قانون دکھانے کی حد تک ہے جو عہدیدار بااصول اور خوددار اور غیرت مند ہوں وہ تو تین سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن جو عہدیدار اپنی بیویاں یا انہیں بیٹیاں خلیفہ صاحب کے پاس بھیجتے رہتے ہیں۔ سالہا سال تک اپنے عہدوں پر فائز رہتے ہیں۔ اور ان کو ہر طرح کی سہولتیں اور آسائش حاصل رہتی ہیں۔ غیر ملکی ہوائی سفر اور یورپ کی سیریں کرائی جاتی ہیں۔ اگر کوئی قادیانی اپنی عورتوں کو خلیفہ سے ملنے نہ دے اس سے یا اس کے خاندان سے پردہ کرائے تو اسے لائق بھروسہ نہیں سمجھا جاتا ان پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور ان کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے۔ اور ان کے خلاف خلیفہ کو رپورٹیں بھیجی جاتی ہیں انہیں کسی انتخاب میں بھی ووٹ دینے کا حق نہیں اگر کوئی ایسا غیرت مند شخص عہدہ دار بن بھی جائے تو خلیفہ اپنے ذاتی اختیارات کے تحت فوراً اس کا انتخاب منسوخ کر کے اپنے کسی پٹھو کو نامزد کردیتا ہے۔ اس آمریت کا مظاہرہ کراچی میں مرزا محمود کے دور میں ہوا۔ یہاں چوہدری عبداللہ خاں (سر ظفر اللہ کا بھائی) کے اچانک مرنے کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب کثرت رائے سے کراچی کے قادیانی امیر منتخب ہوگئے۔ جو کہ ایک بااصول غیرت مند آدمی ہیں اور اپنی عورتوں کو بھی مرزا محمود اور اس کے خاندان سے نہیں ملواتے۔ یہ بات مرزا کے خاندان اور ان کے بے غیرت پٹھوؤں جن میں چوہدری ظفر اللہ کی چوہدری برادری پیش پیش تھی بہت ناگوار تھی۔ چوہدری ظفر اللہ کی برادری کا چوہدری احمد مختار کراچی کی قادیانی جماعت کا امیر بننے کا متمنی تھا۔ مگر انتخاب میں شیخ رحمت اللہ سے ہار گیا۔ مگر خاندان مرزا کی خدمت میں چوہدریوں کی عورتیں ہر وقت حاضر رہتی تھیں انہوں نے خلیفہ اور اس کے

ظفر اللہ، خاندانِ مرزا میں ایسا مگن رہا کہ ساری عمر اپنی بیوی کی خبر نہ لی آخر بیوی نے طلاق لے لی۔

بیٹے مرزا ناصر کو (جو بعد میں تیسرا قادیانی خلیفہ بنا) رام کرلیا۔ اور مرزا محمود نے بیک قلم شیخ رحمت اللہ کو امارت سے ہٹا کر چوہدری احمد مختار کو امیر جماعت کراچی نامزد کر دیا اور یہ شخص اس زمانے سے قادیانی جماعت کا امیر چلا آرہا ہے۔ حالانکہ قادیانی مذہب کا قانون یہ ہے کہ ہر جماعتی عہدیدار کا انتخاب ہر ۳ سال بعد دوبارہ ہو۔ مگر چوہدری احمد مختار (جو خلیفہ [illegible]) اپنی مردانہ اور زنانہ خدمات کے طفیل ۲۸ سال سے کراچی کی قادیانی جماعت کی امارت کی گدی پر متمکن ہے۔ سچ ہے جسے پیا چاہے سہاگن کہلائے۔ رسالہ "الاہور" کے ایڈیٹر ثاقب زیروی غور کریں کہ آپ کے ہاں صرف آمریت نہیں بلکہ آمریت در آمریت ہے

ایک بدترین آمر (مرزا محمود) نے آگے مرزا ناصر اور طاہر جیسے آمر پیدا کئے۔ انہوں نے آگے احمد مختار جیسے آمر پیدا کئے۔ تو آپ کس منہ سے شہید صدر ضیاء الحق کو آمر ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ پہلے اپنے ہاں سے تو آمریت ختم کریں۔ آپ پر تو وہ ضرب المثل صادق آتی ہے کہ چھاج بولے سو بولے چھلنی کیا بولے جس میں سو چھید۔

مرزا محمود بھی بڑے گُنی آدمی تھے۔ بڑے بڑے لائق لوگوں کو قابو کرنے کے لئے کیا کیا چکر چلائے چوہدری ظفر اللہ اور چوہدری برادری کے لوگ خاندان مرزا کی عورتوں کے چکر میں اور ان کی عورتیں خلیفہ اور اس کے شہزادوں کے ہاں۔ سر ظفر اللہ مرزا کے اندرون خانہ ایسا مست رہا کہ ساری عمر اپنی بیوی کی خبر نہ لی۔ یورپ سے آتا تو اپنے گھر کے بجائے سیدھا مرزا محمود یا اس کے بیٹوں بیٹیوں میں سے کسی کے گھر قیام کرتا۔ ناچار ظفر اللہ کی بیوی نے بالآخر طلاق لے کر مشہور سرمایہ دار شاہنواز سے شادی رچالی اور ظفر اللہ کی عالمی شہرت کو چار چاند لگائے۔ کراچی کے قادیانی گروہ کا مستقل امیر چوہدری احمد مختار بھی اسی قسم کی عیاشیوں میں مست ہے۔ اور آمریت در آمریت کی زندہ مثال ہے۔ اسے بھی اپنے گھر بار کی خبر نہیں ہوتی۔ جس خاندان مرزا کا اندرون خانہ خدمت گذار ہے۔ اپنے گھر والوں کو ترساتا رہتا ہے۔ اس کا ایک بیٹا اپنی پسند کی شادی کرنا چاہتا تھا۔ مگر یہ مان کے نہ دیا۔ بالآخر بیٹے نے خودکشی کرلی۔ مگر باپ کے چہرہ پر میل نہ آیا۔ کیونکہ یہ تو مرزا طاہر کے گھرانے کو اپنا گھر سمجھتا ہے۔ احمد مختار کا بڑا بیٹا بھی اس سے باغی ہے۔ ایک دفعہ پوتا ایسا بیمار ہوا جس کا علاج یورپ میں ہی ہوسکتا تھا بیٹے نے اس کے علاج کے لئے پیسے کے لئے بہت فریاد کی۔ احمد مختار کروڑ پتی ہے اور مرزا طاہر کے گھرانے پر لاکھوں روپے نچھاور کرتا رہتا ہے مگر پوتے کے علاج کے لئے رقم دینے سے انکار کردیا۔ نتیجۃً بچہ مرگیا۔ تب سے اس کے واحد زندہ بیٹے نے بھی دل برداشتہ ہوکر اپنے

باپ یعنی احمد مختار کا گھر چھوڑ دیا اور علیحدہ رہتا ہے۔ اس سے ملتا بھی نہیں۔ ماں بیٹے سے ملنے آتی تھی تو شوہر اس پر بگڑتا تھا۔ نتیجۃً ماں بھی اولاد کے غم میں چل بسی۔ یہ ایسا موقع تھا کہ اس کا پتھر دل بیٹے کی طرف مائل ہو جاتا۔ مگر اس کا گرو مرزا طاہر جیسے کائیاں تھا فوراً ۵۰ سالہ بڈھے احمد مختار کی شادی ایک خوبرو دوشیزہ سے کرا دی۔ اب بڈھا اس میں مست ہے۔ احمد مختار کی مسرت ڈائجسٹ کے ایڈیٹر نذیر تاثیر کے ساتھ بھی خوب رنگ رلیاں رہتی ہیں۔ تاثیر ایک جونیئر کلرک تھا پھر اس نے گلشن مہران ہاؤسنگ پراجیکٹ کا چکر چلایا جسے ۲۵ سال ہو گئے مگر کسی کو پلاٹ نہیں دیا۔ لیکن خود جونیئر کلرک (جو کچی بستی کوارٹر میں رہتا تھا) سے کروڑ پتی ہو گیا۔ گلشن میں ۲ بنگلے پکے اور سسرال آئے دن کینیڈا، امریکہ اور یورپ گھومتے ہیں۔ تاثیر کی احمد مختار سے بہت دوستی ہے۔ تاثیر کے پاس ایک دم دولت آئی تو شمیم کوثر نامی ایک نازنین کو جو ایک مقامی کالج میں پڑھاتی تھی بطور داشتہ رکھ لیا۔ احمد مختار اور تاثیر دونوں اس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے۔ بیوی سے بھی اس مسئلہ پر جھگڑا ہوا تو اس کو علیحدہ بنگلہ دے دیا اور خود گلشن مہران میں قادیانی امیر کے ساتھ رنگ رلیاں۔ مال حرام بود بجائے حرام رفت۔ اور ہاں ثاقب زیروی صاحب! آپ بھی تو گلشن مہران ہو آئے۔ آپ کے رسالہ (لاہور) میں تاثیر اور احمد مختار کے ہمراہ وہاں کی تصویر تو بہت عمدہ آئی ہے۔ سنائیے رات کیسی گذری؟ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ بات یہ تھی کہ آپ کے ہاں آمریت در آمریت و بدترین آمریت تک۔ لب لباب یہ کہ شہید دل پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لیجئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی عطا کرے اور تائب ہو کر امت محمدیہ میں شمولیت کی توفیق بخشے۔

وما علینا الا البلاغ

تازہ ہدایات

مرزا طاہر احمد نے لندن سے مردم شماری کے سلسلے میں قادیانیوں کے لئے تازہ ہدایات بھیجی ہیں۔ سب قادیانیوں کو پابند کر دیا گیا ہے کہ وہ مذہب کے خانے میں "احمدی" لکھیں۔ مسلمان نہ لکھیں۔ یہ بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر کسی نے مرزا طاہر کے اس حکم کی خلاف ورزی کی اور اپنا مذہب مسلمان لکھ دیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی ہوگی اور قادیانی تنظیم کی طرف سے عبرتناک سزا دی جائے گی۔ یہ اعلان تمام قادیانی مراکز میں کر دیا گیا ہے۔

کراچی کے قادیانی امیر اور نذیر تاثیر میں خوب رنگ رلیاں رچتی ہیں۔

یہ اعلان قادیانیوں کی دوغلی اور منافقانہ پالیسی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ ایک طرف یہ رونا کہ انہیں جبراً غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور دوسری طرف قادیانی سربراہ کا یہ حکم کہ کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہ لکھے اور اگر کسی نے اپنے آپ کو مسلمان لکھا تو اس کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے گی۔ اہل بصیرت قادیانیوں کو چاہئے کہ اپنے سربراہ کی گمراہ کن چالوں کو سمجھیں۔ تائب ہوں اور امت مسلمہ سے علیحدگی کے حکم پر احتجاج کرتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہوں اور اپنی عاقبت سنوار لیں۔

۲۔ مرزا طاہر کے پاس پاکستان سے قادیانیوں کے کثرت سے ایسے خطوط پہنچ رہے ہیں جن میں لکھا گیا ہے کہ قادیانی عہدہ دار نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو تبلیغ کے لئے مجبور کرتے ہیں جس کی پاداش میں ان کو ملکی قانون کے تحت سزائے قید ہو جاتی ہے۔ کئی والدین نے مرزا طاہر سے اس پر احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ قادیانی عہدہ داروں کو منع کریں کہ ہمارے بچوں کو تبلیغ (قادیانیت) کے پرچار کے لئے نہ مائل کریں اور انہیں قید و بند سے بچائیں۔ پچھلے دنوں قادیانی مرزائی مرکز میں ایک ستم رسیدہ ماں کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں اس بات پر احتجاج کیا گیا تھا کہ اس کے بیٹے نے عہدہ داروں کے کہنے پر قادیانیت کی تبلیغ کی اور سزا پا گیا۔ خط میں مرزا طاہر سے فریاد کی گئی تھی کہ ہمارے بچوں کو تبلیغ کے لئے مجبور کر کے کیوں ملکی قانون کی خلاف ورزی کرائی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انہیں قید و بند اور بوڑھے والدین کو در بدر کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔

اس خط کی روشنی میں مرزا طاہر نے قادیانیوں سے کہا ہے کہ میں اپنے عہدیداروں کو تبلیغ (قادیانیت کے پرچار) سے تو نہیں روکتا۔ ہاں اگر کوئی تبلیغ نہ کرے تو اسے قادیانی تنظیم کی طرف سے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ نیز یہ کہ اس عورت کے لڑکے سے تبلیغ کیلئے آئندہ نہ کہا جائے۔ مرزا طاہر کا یہ پیغام بھی مرزائی مراکز میں پڑھ کر سنایا گیا۔

قارئین غور فرمائیں کہ ابلیس تو شیطانی تبلیغ کے لئے قید و بند کا خطرہ بھی مول لے رہا ہے۔ مگر مسلمان اسلامی تبلیغ کی طرف کما حقہ متوجہ نہیں۔ اس وقت جبکہ قادیانیوں میں اپنے مذہب اور سربراہوں سے بیزاری کی لہر ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جہاں بھی کسی قادیانی کو پائے اس کا گھیراؤ کرے خود دلائل سے قائل کرے یا علماء کے پاس لے جائے اور جب اسے گمراہی کے دلائل سے نکال نہ لے اس کا پیچھا نہ چھوڑے۔

مجرمانہ غفلت

قادیانی اپنے سالانہ جلسہ کو حج کا بدل قرار دیتے ہیں۔ قادیانی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سے پاکستان میں حکومت نے یہ جلسہ بند کر دیا ہے۔ اور بحمد اللہ کہ چند سال سے گمراہی کا یہ مظاہرہ اس سرزمین پر بند ہے۔ مگر جائے تعجب ہے کہ قادیان اور انگلینڈ کے قادیانی سالانہ جلسوں کے انعقاد میں حکومت کے بعض ادارے نہ صرف معاونت کرتے ہیں بلکہ قادیانیوں کو ان جلسوں میں جانے کے لئے ہر طرح سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔ ابھی ماہ دسمبر میں قادیانیوں کا جلسہ سالانہ قادیان (بھارت) میں ۲۷ تا ۲۹ دسمبر برپا ہوا۔ یہاں پاکستان سے باقاعدہ قادیانیوں کا قافلہ قادیان جلسہ میں شرکت کے لئے گیا اور اختتام جلسہ سالانہ کے بعد قافلہ کی صورت میں واپس آیا۔ ظاہر ہے کہ یہ قافلہ حکومت کی منظوری اور اجازت سے اس مصنوعی حج میں شرکت کیلئے بھارت گیا۔

پچھلے سال جولائی میں انگلینڈ میں بھی قادیانیوں کا جلسہ سالانہ ہوا۔ اور اس میں شرکت کے لئے بھی پاکستان سے سینکڑوں قادیانی شرکت کے لئے گئے۔ ہماری قومی ایئر لائن پی آئی اے ہر سال ان جلسوں میں شرکت کے لئے کرایہ میں رعایت اور دیگر سہولتیں دیتی رہی ہے۔

ہر سال قادیان (بھارت) اور ٹلفورڈ (انگلینڈ) میں قادیانیوں کے یہ مرکزی سالانہ جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں قادیانی اکابرین آئندہ سال دنیا بھر میں اہل اسلام کو مرتد بنانے کیلئے منصوبے بناتے اور تبلیغی سرگرمیوں کا جال بچھاتے ہیں۔ لوگوں کو قادیانی بنانے کے لئے تقریریں کرتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ب اور ۲۹۸ج کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ پر پابندی ہے اور اس کے لئے کئی سال قید کی سزا ہے تو حکومت کس طرح اپنے ہی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قادیانیوں کو ان جلسوں میں شرکت کی اجازت دیتی ہے اور سہولتیں مہیا کرتی ہے جبکہ سب جانتے ہیں کہ یہ جلسے خالصتاً قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت

باقی صفحہ ۲۶

ذکر پھر نام نہاد مباہلہ کا

قادیانی شرارت اور اس کا جواب

از: حافظ محمد اقبال صاحب

نومبر کے آخری ہفتہ میں لندن سے ایک قادیانی خاکسار توصیف احمد کا ایک خط ہمیں موصول ہوا جس میں انہوں نے لکھا کہ مرزا طاہر نے ۱۹۸۸ء میں جو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس کے اثرات آہستہ آہستہ سامنے آرہے ہیں اور مباہلہ قبول کرنے والوں کے چہرے بے نقاب ہو رہے ہیں انہوں نے اس کی دلیل دیتے ہوئے لکھا کہ کچھ عرصہ قبل ایک رہنما جو ساؤتھ ہال میں پیر طریقت کے نام سے مشہور تھے۔ زنا کے کیس میں گرفتار کر لئے گئے ہیں اور اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے وکیل پر وکیل بدل رہے ہیں پیر طریقت صاحب برکسٹن جیل میں اپنے مقدمہ کا فیصلہ سننے کے منتظر ہیں۔ دوسری دلیل میں لکھا کہ چند روز ہوئے اخبارات کے ذریعہ آپ نے پڑھا ہو گا کہ والتھم سٹو لندن کے ایک مشہور پیر جو مفکر اسلام کا لیبل لگائے پھرتے تھے اپنی ہی بیٹی اور داماد کو اغوا کرنے اور ان پر تشدد کے کیس میں رسوا ہو گئے ہیں جس کہ پیر صاحب کو اپنی خانقاہ چھوڑ کر فرار ہونا پڑا ہے اور پولیس کو ان کی شدت سے تلاش ہے آخر میں انہوں نے ہمیں نصیحت کی کہ قادیانیت کا تعاقب ترک کر دیں اور مسیح موعود کو تسلیم کریں۔ (الی آخرہ)

ہم نے قادیانی خاکسار کے خط کو بڑے غور سے پڑھا۔ ان کے دلائل پر بھی نظر کی اور ان کی نصیحت یا فضیحت کو بھی سنا۔ ہمیں قادیانی مراسلہ نگار کی عقل پر اور ان کے علم پر رحم آرہا ہے یہ بھولے بھالے لوگ قادیانیت کے جال میں بری طرح پھنس گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

جہاں تک ساؤتھ ہال اور والتھم سٹو کے پیر صاحبان کے ان حالات کا تعلق ہے تو ہم یہ کہتے ہیں بالکل حق بجانب ہیں کہ انہوں نے بہت بڑی زیادتیوں کا ارتکاب کیا ہے اور اپنے اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں کو شرمسار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ انسان ہیں معصوم نہیں، غلطی کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے جو لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ کم از کم اس کی لاج تو ضروری تھی۔ انگریزی اخبارات نے ان دونوں واقعات پر مسلمان رہنماؤں کے بارے میں جو تبصرے کئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر شرم آتی ہے اور مسلمانوں کی نگاہیں شرم کے مارے جھک جاتی ہیں۔ پھر یہ بات بھی لائق عبرت ہے کہ یہ پیر صاحبان کوئی غیر معروف نہیں تھے بلکہ ایک معروف رہنما کے طور پر اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ انٹرویو اور بیانات کا کوئی موقع ایسا نہ تھا جہاں یہ حضرات موجود نہ ہوں اور ماشاء اللہ علماء حق کے خلاف آواز اٹھانے میں بھی یہ کبھی پیچھے نہیں رہے۔ ساؤتھ ہال کے پیر صاحب کے خلاف جو مقدمہ ہے۔ اس کی کچھ تفصیلات منظر عام پر آچکی ہیں اور والتھم سٹو کے پیر صاحب کے واقعہ کی تفصیلات ابھی آرہی ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اگر یہ الزام جھوٹا ہے تو خدا تعالیٰ انہیں باعزت بری کر دے اور اگر یہ مقدمات حق بجانب ہیں تو پھر ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو اس قسم کے پیروں کو اپنی دنیا اور آخرت کا سرمایہ سمجھ کر اہل حق کے خلاف آواز کسنے میں ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ لیں کہ اہل حق کون ہیں اور کن لوگوں نے مسلمانان برطانیہ کو شرمسار کیا ہے؟

آیئے اب ایک نظر قادیانی خط پر بھی ڈالیں۔ قادیانی مراسلہ نگار کے خط سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مرزا غلام قادیانی کی زندگی اور اس کے کردار سے واقف نہیں ہے یا کسی قادیانی مبلغ نے انہیں یہ بتایا نہیں کہ مرزا غلام قادیانی کن کن بری حرکات میں ملوث تھا۔ پیر صاحبان نے یہ تو دعویٰ نہیں کیا تھا کہ وہ مہدی ہیں یا مجدد و مسیح موعود ہیں یا نبوت کے دعویدار ہیں وہ صرف پیر تھے لیکن مرزا غلام قادیانی نے مجدد ہونے سے لے کر نبوت تک کا دعویٰ کر ڈالا تھا۔ اب قادیانی مراسلہ نگار ہی بتائے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اسی قسم کی حرکتوں کا ارتکاب کیا ہو اور زنا و جاسوسی جیسی برائیوں کو اپنایا ہو تو اس پر کیا فتویٰ ہو گا؟

مرزا غلام قادیانی کو ماننے والی لاہوری جماعت کے ایک ممتاز فرد نے مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا محمود احمد کو ایک خط لکھا۔ اس خط میں اس کا اعتراف کیا گیا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود تھے اور ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے اگر انہوں نے (یعنی مرزا قادیانی نے) کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔
(روزنامہ الفضل قادیان ۳۱ اگست ۳۸ء)

مرزا غلام قادیانی کے زنا جیسے خبیث فعل میں ملوث ہونے کی شہادت خود اس کے گھر والے دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مرزا غلام قادیانی کے ممتاز مرید شیخ عبدالرحمٰن مصری نے عدالت عالیہ لاہور کو بتایا کہ مرزا غلام قادیانی کا صاحبزادہ مرزا محمود احمد بھی اس خباثت میں مبتلا تھا۔ شیخ مصری کا کہنا ہے کہ:

موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے (کمالات محمودیہ۔ مرتبہ محمد ظہیر الدین ملتانی)

لاہوری پارٹی نے مرزا محمود احمد کی اخلاقی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (الفضل قادیان ۳۱ اگست ۳۸ء)

اب ہم یہ فیصلہ قادیانی مراسلہ نگار پر ہی چھوڑتے ہیں کہ ساؤتھ ہال کے پیر کا کیس سخت ہے یا مرزا غلام قادیانی اور اس کے بیٹے کا کہ جس کے وہ مرید اور راستی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

جہاں تک دالتھم سٹو کے پیر صاحب کا اغوا کرانے کا تعلق ہے تو ہم قادیانی مراسلہ نگار سے یہ بھی پوچھیں گے کہ کیا مرزا غلام قادیانی نے مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرتے ہوئے انہیں اغوا نہیں کرایا۔ انگریزوں کو مسلمانان ہند کے نام و پتہ نہیں دیا کہ یہ لوگ انگریزوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ قادیانی مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا غلام قادیانی اس کا بھی ارتکاب کر چکا تھا لیجئے اس کے اپنے ہاتھ کی تحریر ملاحظہ کیجئے۔ مرزا صاحب نے انگریزی گورنمنٹ کو خط لکھا کہ:

قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں۔ ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے۔ جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ بھی ان نقشوں کو ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم ص ۲۷ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

یہ تو خدا ہی جانتا ہے کہ مرزا قادیانی کے اس جاسوسی کے نتیجہ میں کتنے لوگ اغوا کئے گئے ہوں گے کتنوں کی کھال کھینچی ہوگی۔ کتنے لوگ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہوں گے اور کتنے لوگوں کو جلاوطن ہونا پڑا۔ آزادی ہند کے لئے جدوجہد کرنے والے مسلمانوں کے خلاف انگریزی مظالم کا حال مسٹر ٹامس کی زبانی سنیئے۔

دہلی کے کچھ مسلمانوں کو ننگا کر کے اور زمین سے باندھ کر سر سے پاؤں تک جلتے ہوئے تانبے کے ٹکڑوں سے اچھی طرح داغ دیا جاتا اور مسلمانوں کو سور کی کھالوں میں سی دیا جاتا (بحوالہ روشن مستقبل ص ۸۵)

بہرحال یہ فیصلہ بھی قادیانی مراسلہ نگار کرے گا کہ مرزا قادیانی کا یہ کارنامہ کیا اغوا کے واقعات سے کچھ کم ہے یا زیادہ؟ اور اسے مسلمانوں سے محبت مروت تھی یا عداوت و نفرت؟ دالتھم اسٹو کے پیر صاحب کا کیس ثابت ہو یا نہ ہو مگر مرزا قادیانی تو اپنی تحریرات اور اپنے اشتہارات کی روشنی میں مجرم ہی معلوم ہوتا ہے۔

قادیانی مراسلہ نگار کا چوہدری سے مباہلہ کے چیلنج کو دہرانا درحقیقت اپنی شکست پر پردہ ڈالنا ہے۔ اکابرین اسلام نے مرزا طاہر کا چیلنج قبول کیا اور قادیانی عوام کو بار بار متوجہ کیا کہ مرزا طاہر اپنے حجرے سے باہر نہ آسکے اور گھر بیٹھے بیٹھے سستی شہرت حاصل کرنے کی سعی لاحاصل کی۔

دو جھوٹے نبیوں کے دو سچے الہام

قادیانی — بنام — قادیانی

موضع چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں انجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک چیلا محمد فضل نامی تھا مرزا کے بعد اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ لوگ اس کو میاں فضلو کہتے تھے۔ اس نے ۱۹۳۷ء ۱۳۵۶ھ میں ایک رسالہ چھاپا نام خادم المسلمین رکھا۔ اس کے سرورق پر میاں فضلو نے اعلان کیا کہ یہ اختلامات (الہامات) میرے پچاس سال کے سترہ ہزار اختلامات میں سے چند ہیں۔ اس رسالہ کے صفحہ ۱۳ پر بعنوان جلی لکھا کہ نبی کریم علیہ السلام خدا کی طرف سے پیغام پہنچاتے ہیں کہ موجودہ جماعت احمدیہ کا نظام بالکل ٹوٹ جائے گا۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل کلمات جماعت احمدیہ کے متعلق ہیں مرزا محمود اور ان کے زیر اثر لوگوں کے متعلق نبی کریمؐ نے قرآن کریم کی آیت ذیل پڑھ کر مع مطلب اندراج کرایا۔

ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلۃ فی الحیاۃ الدنیا وکذٰلک نجزی المفترین ۝ (القرآن)

ترجمہ: جن لوگوں نے بچھڑے کو پیشوا اور رہنما پکڑا ان پر پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی۔ ہم خدا پر افترا اور جھوٹ بولنے والوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

۲۔ فرمایا قرآن کریم میں آتا ہے جگہ مرزا محمود کے لئے عجل (بچھڑا) کا لفظ وارد ہوا ہے۔

۳۔ ہم پہلا نظام توڑ دیں گے۔ پہلے سارے نظام ٹوٹ جائیں گے۔

۴۔ موجودہ نظام ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ خلافت گرائی جائے گی۔

۶۔ قادیانی اور لاہوری احمدیوں کی خواہش پر نہ چلو

۷۔ جو بچنا چاہے مرزا محمود اور محمد علی لاہوری سے ہٹ جائے۔

۸۔ جہاں میں جو بچنا چاہے وہ مرزا محمود قادیانی اور محمد علی لاہوری سے ہٹ جائے۔ جماعت احمدیہ سے جدا ہو جائے۔ خلافت توڑ دی جائے گی۔"

قارئین! ختم نبوت یہ تو پہلے جھوٹے نبی اور مرزا غلام کے چیلے محمد فضلو عرف میاں فضلو کا الہام تو بالکل سچا ثابت ہوا اور ربوہ سے مرزا محمود کا بوریا بستر لپیٹ دیا گیا اور محمود کے پوتے مرزا طاہر نے کنٹروز کی گلیوں میں لندن جا کر پناہ مانگی

مرزا غلام قادیان سے پیشگوئی کی تھی کہ کسی زمانے میں قادیان اتنی ترقی کرے گا کہ اس میں بڑے بڑے بازار ہوں گے اور ان میں موٹی توندوں والے متمول جوہریوں کی دکانیں ہوں گی جہاں سونے چاندی اور جواہرات کی خرید و فروخت ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ باقی صفحہ ۲۹ پر

مرزا قادیانی کی کہانی

آنجہانی مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی زبانی

از: بابو حبیب اللہ امرتسریؒ

یوں تو سید بھی، مرزا بھی، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

مرزا قادیانی نبوت کا دعویدار ہوا وہ حدیث نبوی کے مطابق دجال اور کذاب تھا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب پیدا ہوں گے اور ہر ایک ان میں سے یہی دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا نبی ہوں لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مرزا قادیانی مغل خاندان سے تعلق رکھتا تھا جیسا کہ اس کی کتابوں سے ظاہر ہے ہر کتاب پر بطور مصنف شروع اور آخر میں اس نے اپنا نام "مرزا غلام احمد قادیانی" لکھا ہے اور مغل قوم سے تعلق رکھنے والے اپنے کو مرزا اور بیگ وغیرہ لکھتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نبوت کا ناٹک رچانے کے لئے کہیں کہنے لگا کہ میں فارسی الاصل ہوں کیونکہ روایات میں آتا ہے کہ ایک فارسی الاصل پیدا ہوگا ——— اس کے بعد کچھ بزرگوں کی طرف منسوب خیالات کے مطابق اس نے کہا کہ ہمارے خاندان میں ترک خون ملا ہوا ہے اس لئے میں ترک ہوں کہیں اس نے اپنے کو چینی الاصل کہیں اسرائیلی اور کہیں فاطمی یعنی سید کہیں آریوں کا بادشاہ لکھ کر آریائی اور کہیں امین الملک جے سنگھ بہادر لکھ کر اپنا تعلق سکھوں سے جوڑا اس کے مطابق اگر ہم مرزا قادیانی کو معجون مرکب یا چوں چوں کا مربہ کہیں تو بالکل صحیح ہوگا۔ ذیل کے مضمون میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی نسلاً مغل برلاس تھا باقی اس کے سارے دعوے سراسر جھوٹ اور فریب پر مبنی ہیں (ادارہ)

(۱) اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے (کتاب البریہ ص ۱۳۴ کا حاشیہ)

(۲) اور ایسا ہی میں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں۔ اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء چینی الاصل ہوگا۔ یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑا یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی۔ بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی۔ کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اول لڑکی اور بعد میں پیدا ہوا (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۳)

(۳) اور اولاد کی پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وہ چینی الاصل ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۱)

(۴) اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا۔ کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ مگر یہ تو یقینی اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں۔ اور وہ چینی الاصل ہیں۔ یعنی چین کے رہنے والی (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۱ کا حاشیہ)

(۵) اور ایک حدیث سے جو کنز العمال میں موجود ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اہل فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں۔ پس اس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا۔ اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے۔ فاطمی بھی ہوا۔ پس گویا وہ نصف اسرائیلی ہوا۔ اور نصف فاطمی ہوا۔ جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں (تحفہ گولڑویہ۔ طبع دوم ص ۲۹)

(۶) "والذی قرأت فی کتب سوانح آبائی و سمعت من ابی ان آبائی کانوا من الجرثومۃ المغلیۃ ولکن اللّٰہ اوحی الی انہم کانوا من بنی فارس لا من الاقوام الترکیۃ ومع ذلک اخبرنی ربی بان بعض امہاتی کن من بنی الفاطمۃ ومن اہل بیت النبوۃ واللّٰہ جمع فیہم نسل اسحٰق واسمٰعیل من کمال الحکمۃ والمصالحۃ" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۷۷)

شجرۂ نسب

(۱) ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد

شمیم احمد (جیولرز)
SHAMIM AHMED JEWLLERS
سونے کے جدید ترین زیورات کیلئے تشریف لائیں
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائر
دوکان نمبر ۳۲ جیولرز سینٹر، راجہ غضنفر علی روڈ صدر کراچی۔ فون نمبر: ۵۲۷۱۰۰

ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب۔ ابن مرزا عطا محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا فیض محمد صاحب ابن مرزا محمد قائم صاحب ابن مرزا محمد اسلم صاحب۔ ابن مرزا محمد دلاور صاحب ابن مرزا الہ دین صاحب۔ ابن مرزا جعفر بیگ صاحب ابن مرزا محمد بیگ صاحب ابن مرزا عبدالباقی صاحب ابن مرزا محمد سلطان صاحب ابن مرزا ہادی بیگ صاحب مورث اعلیٰ تھا

(کتاب البریہ ص ۱۳۴ کا حاشیہ)

(۲) فاعلموا رحمکم اللہ انی انا المسمّی بغلام احمد بن میرزا غلام مرتضیٰ و میرزا غلام مرتضیٰ بن میرزا عطا محمد و میرزا عطا محمد بن میرزا گل محمد و میرزا گل محمد بن میرزا فیض محمد و میرزا فیض محمد بن میرزا محمد قائم و میرزا محمد قائم بن میرزا محمد اسلم و میرزا محمد اسلم بن میرزا دلاور بیگ و میرزا دلاور بیگ بن میرزا الہ دین و میرزا الہ دین بن میرزا جعفر بیگ و میرزا جعفر بیگ بن میرزا محمد بیگ و میرزا محمد بیگ بن میرزا محمد عبدالباقی و میرزا محمد عبدالباقی بن میرزا محمد سلطان و میرزا محمد سلطان بن میرزا ہادی بیگ الخ

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۷۷)

شجرۂ مرزا

مرزا قادیانی کا شجرۂ نسب۔ مرزا ہادی بیگ، مغل، حاجی برلاس، مغل خان کے ذریعے یافث بن حضرت نوحؑ تک پہنچتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی فارسی النسل یا بنی اسرائیل یا بنی اسحاق میں سے ہوتا۔ تو چاہیے تھا۔ کہ اس کا شجرۂ نسب حضرت یعقوب حضرت اسحاق۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے۔ سام بن حضرت نوحؑ تک پہنچتا۔ مگر معاملہ برعکس ہے۔ آگے شجرہ ملاحظہ فرمایئے۔

شجرۂ نسب میرزا قادیانی

حضرت آدم علیہ السلام
|
حضرت شیث ع
|
انوش
|
قینان
|
محلل ایل
|
یارد
|
خنوک یا حضرت ادریس ع
|
متوسلح
|
لمک
|
حضرت نوح علیہ السلام
|
سام — یافث — حام
|
مجر۔ ماجوج۔ مادی۔ یونان۔ توبل۔ مسک۔ تیراس
|
ترک
|
ترک (دیکھو احمدیہ جنتری ۱۹۲۹ء ص ۷ مرتبہ)
| محمد فخر الدین ملتانی مرزائی
|
النجاخان
|
دیپ باقولہ
|
کیوک خان

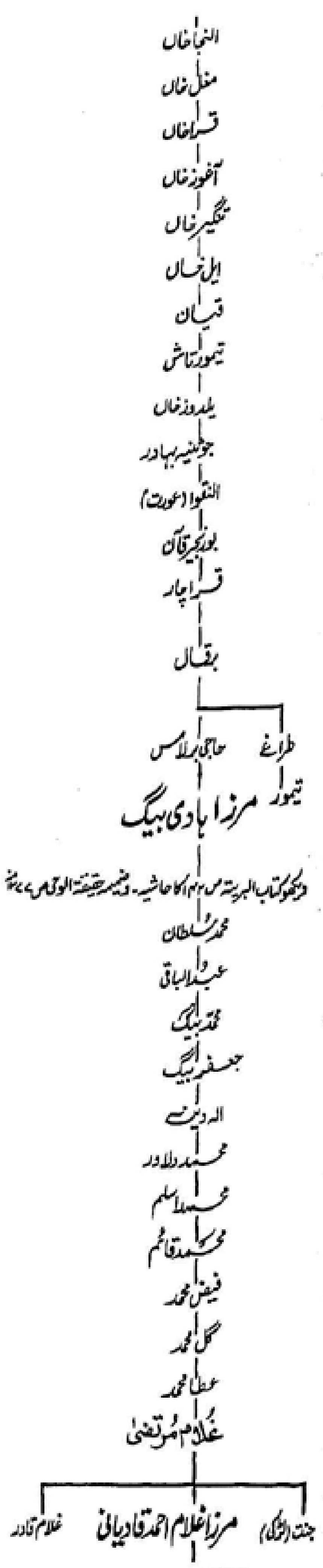

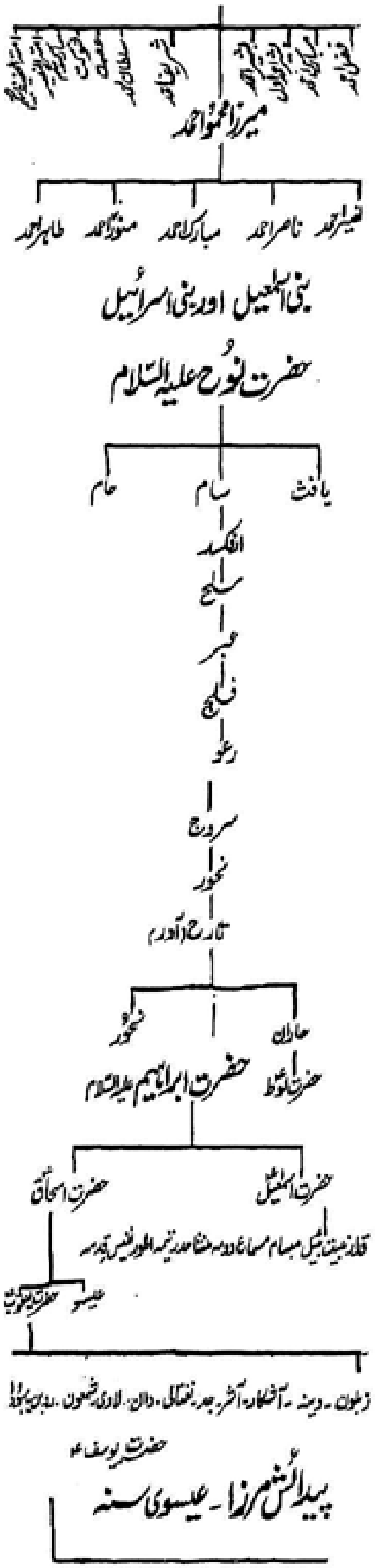

کتاب البریہ کے صفحہ ۱۴۴ کے حاشیہ ۔ قادیانی اخبار بدر مؤرخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۔ کتاب حیات النبی از شیخ یعقوب علی صاحب تراب قادیانی ایڈیٹر اخبار الحکم جلد اول صفحہ ۔ قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۶ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء

ص ۲۱۹ ۔ قادیانی اخبار الحکم مؤرخہ ۲۱ و ۲۸ / مئی ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۹ پر ہے کہ مرزا صاحب نے کہا :۔

"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی تھی۔"

تاریخ اور دن

کتاب تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء ضیاء الاسلام پریس قادیان کے صفحہ ۱۸ کے حاشیے پر ہے :۔

"یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔"

وقت

کتاب حقیقۃ الوحی کے ص ۲۰۱ پر ہے :۔

"میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توام پیدا ہوا تھا۔"

کیفیت ولادت

کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ پر ہے :۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی ۔ اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا

اور میں ان کیلئے خاتم الاولاد تھا۔

کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۸ء انوار احمدیہ مشین پریس قادیان کے صفحہ ۱۱۸ پر ہے :۔

"تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے۔ کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعد میں ، اور میں بایں ہمہ اپنے والد کیلئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا ۔ اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔"

باقی آئندہ

بقیہ : قادیان بنام قادیانی

پھر الہام ہوا کہ کمترین کا بیڑا غرق ، اگرچہ مرزا غلام قادیانی کی کوئی بھی پیش گوئی اور الہام کبھی بھی سچا ثابت نہیں ہوا مگر مندرجہ بالا یہ الہام تو حرف بحرف حق برحق پر ثابت ہوا۔ تقسیم وطن کے وقت ضلع گورداسپور بھارت میں آگیا۔ قادیان بھارت کا حصہ بن گیا اور مرزائیوں کو قادیان سے اسی طرح بوریا بستر لپیٹنا پڑا جیسے ربوہ سے مرزا محمود کے پوتے طاہر کو مجبوراً بوریا بستر لپیٹنا پڑا۔ انکے قادیان کے تعلیمی ادارے تعلیم الاسلام کالج کا دیان اب خالصہ کالج قادیان مرزائیوں کی تمام کوٹھیاں اور بنگلے سکھوں کے قبضے میں ہیں اور چند مرزائیوں کا پردیسی

ٹر درویشوں کے نام سے وطن زندگی کے دن بڑی ذلت کے ساتھ گزار رہے ہیں اور اس کا فیصلہ خود باری تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرما دیا گویا جھوٹوں کو آئینہ دکھا دیا فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے اور ان میں تفریق ڈالنے اور کفر کرنے اور جو شخص مسلمانوں کا دشمن ہے ان سے لڑ رہا ہے۔ اس کو پناہ دینے کے لئے اپنی ایک مسجد (کے نام سے مزار ٹہ) بنا رکھی ہے اور یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمیں تو مسلمانوں کی بھلائی کے سوا اور کچھ مقصود ہی نہیں مگر اللہ شہادت دے کر بتاتا ہے کہ یہ قطعی جھوٹے ہیں۔" سورہ توبہ ۱۰۷

قارئین ختم نبوت! مذکورہ بالا دو پیش گوئیوں کو اور ان آیات کو بھی پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے آئینے میں ان جھوٹوں کی کیسی واضح تصویر دکھا دی ہے۔

بقیہ: قادیانیت بدترین آمریت

کے لئے اور مسلمانوں کو گمراہ اور مرتد کرنے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ہمارا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ ان کارکنوں اور افسران کے خلاف جو جلسہ سالانہ قادیان و انگلینڈ کے لئے قادیانی قافلوں اجازت نامے دے، سہولتوں کے ذمہ دار ہیں اور اس طرح آئین پاکستان کی خلاف ورزی اور بالواسطہ طور پر قادیانی مذہب کی تبلیغ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان پر آئین کی دفعہ ۲۹۸ کی خلاف ورزی کا مقدمہ کر کے عدالت عالیہ سے سزا دلوائے۔

بقیہ: سوال جواب

جیسے لوٹا ہوا لوٹا، جو ہر وقت بہتا رہتا ہے سوچیے کہ کس طرح مرزا نے احادیث کا مذاق اڑایا ہے دوران سر کو مرزا نے ہسٹریا سے تعبیر کیا ہے جیسے اس کی بیوی کا بیان ہے جو سیرۃ المہدی ج ۱ ص۱۳ پر درج ہے۔

بقیہ: صلاح الدین ایوبی

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ آپ صرف اس کو ایک سازش اور واقعہ بطور تاریخ کے پڑھیں آخر کار صلاح الدین ایوبی کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ اس خطرناک سازشی گروہ کا علم ہو گیا تو انہوں نے اپنے بھائی تقی الدین کو اس سازش کے خاتمہ کی مہم پر روانہ کیا چنانچہ وہ پہنچے اور تمام سازشیوں کا کام کر دیا گیا۔

آج مسلمانوں میں بہت سے فتنے کھڑے کر دیئے گئے ان میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت کا ہے جس کا مقصد مختلف سازشوں کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دل سے جذبہ جہاد کو نکالنا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم ان سازشیوں کو پہچانیں اور ان سے ہوشیار رہیں ہمیں صلاح الدین جیسی ہمت اور جرأت سے کام لے کر ایسے سازشیوں سے ایک نہ ایک روز فرد و نشا ہو گا۔ آج ہمیں ایک صلاح الدین کی ضرورت ہے جو آگے بڑھے ہمت اور جرأت سے کام لے کر تمام فتنوں کا خاتمہ کرتے ہوئے بیت المقدس کو یہودیوں کے ہاتھ سے آزاد کرائے۔

مسلمانو! جاگو! شاید تم میں کوئی صلاح الدین موجود ہو۔

بقیہ: رمضان کی آمد آمد

سے استغفار کرو اور وہ دو خصلتیں جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ایک اس سے جنت کا سوال کرو اور دوسری اللہ تعالیٰ سے آگ کی پناہ مانگو اور جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلائے گا جس کے پینے کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے کوئی پیاس نہیں لگے گی۔ (الترغیب ۱/۲۲۸)

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس مبارک ماہ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرے اور دل سے اس کا استقبال کرے دن میں روزہ رکھے اور اس کے تمام آداب بجا لائے اس کی راتوں کو تراویح اور عبادت میں گزارے قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق فقراء و مساکین کی خدمت کرے نیز روزے کی حالت میں اپنی زبان، آنکھ، کان، ہاتھ اور سارے اعضائے جسم کی گناہوں سے حفاظت کرے تاکہ یہ فرض اس کے ہاں قبول ہو اور اس کے اچھے اثرات جاری زندگی میں ظاہر ہوں۔

اللہ تعالیٰ امت اسلامیہ کو اس فریضہ کو بجا لانے کی توفیق عطا فرما کر اسے قبول فرمائے۔ آمین

بقیہ: اللہ بس

وہ آنا روپیہ دے گی اور چند روز کے اندر اندر حکیم صاحب نے ہزار روپیہ کھینچ لیا لڑکی تندرست ہو گئی بعد ازاں حکیم صاحب نے کہا ایک ہزار اور دو تب یہ لڑکی کام کے قابل ہو گی چنانچہ جو کچھ آیا تھا اس سے زیادہ حکیم صاحب کو دینا پڑا اور جان علیحدہ جوکھم میں پڑی۔

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرے اس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ: اداریہ

"عرب نازاں ہے گر ارض حرم پر
تو ارض قادیاں فخر امم ہے"

(الفضل، ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

ایک طرف اداریہ نگار عرب سرزمین کو ارض حرم لکھتا ہے اور دوسری طرف جس کو وہ نبی اور خلیفہ، مسیح موعود اور مصلح موعود مانتا ہے انہوں نے قادیان کو ارض مقدس بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قرار دیا یہاں تک کہ پوری دنیا کی ناف قرار دے ڈالا، حالانکہ یہ مکہ معظمہ بیت اللہ شریف کے متعلق ہے ہمارا سوال ہے کہ اگر ارض مقدس وہ ہے اور یقیناً ہے تو پھر قادیان کو ارض خلافت ماننا پڑے گا۔ ہم تو مانتے ہیں وہ تو یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں ارض مقدس ہوں۔ عرب سرزمین کو ارض مقدس قرار دے کر بھی اداریہ نگار نے اپنے اصل عقائد پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور کیوں نہ ڈالے ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ قادیانیت کے دو بنیادی اصول ہیں جس پر قادیانی مذہب کی عمارت کھڑی ہے اور وہ ہیں۔ دجل اور فریب۔

ہم اداریہ نگار ہی نہیں بلکہ تمام قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں وہ خود عقل و تدبر سے کام کیوں نہیں لیتے اور مرزا قادیانی پر دو حرف بھیج کر حقیقت و صداقت کا راستہ کیوں نہیں اپنا لیتے، یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ دوسروں کو عقل و خرد سے کام لینے کی تلقین کرتے ہیں اور خود حماقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

(اس اداریہ کے دوسرے دو حصے آئندہ شماروں میں ملاحظہ فرمائیں)

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کیلئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے (ادارہ)

نام کتاب : الفتنۃ الذکریۃ وفتنھا فی مکران (عربی) (ذکری فتنہ)

تالیف : عبدالغفار محمد الضا مرانی

صفحات : ۱۶ قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : جمعیت انصار السنۃ المحمدیہ بلیدہ ، ضلع تربت مکران بلوچستان پاکستان)

ذکری ٹولہ جس کے افراد بلوچستان کے علاوہ کراچی میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ٹولہ ملا محمد اٹکی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اس ٹولہ کے بارے میں عام لوگوں کو معلومات بہت کم ہیں اپنا تعارف مسلمان کی حیثیت سے کراتے ہیں اس لئے بعض لوگ ناواقفی کی وجہ سے ان کو مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھ لیتے ہیں ذکری لوگ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ بلکہ ملا محمد اٹکی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک ملا محمد اٹکی نور خدا ہے رسول و نبی ہے (نعوذ باللہ) یہ ٹولہ شریعت محمدیہ کو منسوخ سمجھتا ہے اسلام کے اہم ترین رکن نماز کی ادائیگی کو کفر سمجھتا ہے مرد روزے کے منکر و شرعی زکوٰۃ کے انکاری ہیں تربت بلوچستان میں واقع کوہ مراد کا حج کرتے ہیں۔

ذکری مذہب اور قادیانی مذہب میں حیرت انگیز مشابہت ہے گویا قادیانیت ذکری مذہب کا نیا ایڈیشن ہے۔ ذکری عقیدہ کے لوگ مسلمان نہیں ہیں ان کا حکم مرتدین کا ہے کسی مسلمان کا ان کے ساتھ رشتہ ناتا جائز نہیں ہے ان کا ذبیحہ حلال نہیں بلکہ مردار ہے۔

یہ لوگ خلیج کی ریاستوں میں ملازمتیں کرتے ہیں ان میں سے بعض مشائخ عرب کے گھروں میں بکری اونٹ کے ذبح کا کام بھی کرتے ہیں لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس شیطانی ٹولے کے خلاف عربی میں مواد پیش کیا جائے تاکہ عرب حضرات اس فتنہ سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت مولانا عبدالغفار محمد ضا مرانی کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے عربی میں اس فتنے کے خلاف قلم اٹھایا اور اس کتابچے میں ان کے کفر سیٹفکیٹ کو درج کیا خلیج میں بسنے والے علماء کرام اس کتابچے کو شائع کر کے عرب تک پہنچا کر حق تبلیغ ادا فرمائیں۔ اسی سلسلے کا دوسرا کتابچہ کیا ذکری مسلمان ہیں" اردو میں عالمی مجلس کے تمام دفاتر سے مل سکتی ہے۔

نام کتاب : خزینہ۔

مؤلف : مولانا محمد اسلم شیخوپوری۔

ناشر : شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۹

صفحات : ۳۵۸۔

اس سے قبل مولانا محمد اسلم شیخوپوری کی کتاب، ندائے منبر و محراب ، جلد اول شائع ہو کر عوام و خواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے اب انہوں نے "خزینہ" کے نام سے ایک کشکول نما کتاب مرتب کی ہے جو انتہائی مؤثر و دلچسپ بصیرت افروز اور معلومات افزا ہے یہ کتاب اصل میں چھ ابواب پر منقسم ہے پہلا باب جو نکات و اشارات سے موسوم ہے اس میں قرآن و سنت کے بعض علمی نکات اور نوادرات جمع کئے گئے ہیں یہ بات ہمارے اکابر کے علمی ذوق تبحر علمی دقت نظر اور نظر رسا کا آئینہ دار ہے دوسرے باب میں اسلامی تاریخ کے انتہائی مؤثر واقعات جمع کئے گئے ہیں جن سے علماء حق کے تقویٰ و طہارت زہد و پارسائی ایثار و جفاکشی عبادت و انابت اور یقین و توکل کا پتہ چلتا ہے۔

تیسرے باب میں انتہائی عبرت انگیز مشاہدات اور حکایات اور ارباب دانش کے اقوال جمع کئے گئے ہیں چوتھے باب میں ایسے زندہ حقائق ہیں جن سے مغربی دنیا کے دوغلے پن منافقت اسلام دشمنی اور دور حاضر کے انسان کی نفسیات اور اس کی سیرت کے حسن و قبح کی وضاحت ہوتی ہے۔

پانچویں باب میں وہ لطائف و ظرائف اور حاضر جوابیاں ذکر کی گئی ہیں جو علماء حق اور مشہور شخصیات سے منسوب ہیں یہ باب اتنی پر لطف ہے کہ ختم کئے بغیر سیری نہیں ہوتی اس باب میں خاص طور پر جو فقہی پہیلیاں جمع کی گئی ہیں وہ پورے باب کی جان ہیں کہنے کو تو یہ صرف پہیلیاں ہیں لیکن ان کے مطالعہ سے ذہنی مشق بھی ہو جاتی ہے اور غور و فکر کی عادت بھی پڑتی ہے۔

چھٹے باب میں ایک تو ان مرحوم عظیم خطباء کی تقاریر سے اقتباسات دیئے گئے ہیں جن کی خطابت کا اپنے اپنے دور میں بڑا شہرہ تھا یہ اقتباسات بھی نوادرات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسرے اس باب میں ایک تو ایسے اشعار جمع کئے گئے ہیں جن کو زمانہ قریب کے علماء حق نے پسند فرمایا اور انہیں اپنی روزمرہ کی گفتگو اور مواعظ و خطبات میں استعمال فرمایا دوسرے مولف نے متفرق طور پر کچھ ایسے اشعار بھی جمع کئے ہیں جو ان کا ذاتی انتخاب ہیں اور جن سے ان کے ادبی ذوق کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

بہرحال کتاب مجموعی طور پر بے حد مؤثر اور دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔

اصلی شہد

۱۔ اگر شہد کو روئی پر لگا کر آگ لگائیں چر چراہٹ نہ ہو تو اصلی ہے۔

۲۔ اگر شہد کو روٹی کے ٹکڑے پر ڈال کر کتے کو دیں اور کتا نہ کھائے تو اصلی ہے مشہور ہے کہ کتا شہد نہیں کھاتا۔

۳۔ شہد کو کاغذ پر لگا کر پنسل سے لکیر لگائیں اگر نہ پھیلے تو اصلی ہے۔

۴۔ تر چھے کپڑے پر اگر شہد کا قطرہ گرایا جائے شہد کے قطرے کپڑے پر لگ کر پھیل جائیں تو وہ اصلی ہے۔

۵۔ شہد کے چند قطرے پانی میں ٹپکائیں اگر وہ قطرے اسی حالت میں رہیں تو سمجھئے اصلی ہے۔

۶۔ اگر شہد میں مکھی ڈبو دی جائے اور وہ پر صاف کر کے اڑ جائے تو شہد اصلی ہے۔

اپیل

[redacted]

جامع مسجد باب الرحمت کی مرمت کا کام جاری ہے لوہا سیمنٹ ، بجری ، ریتی ، نقد رقم کی فوری اشد ضرورت ہے

اہل خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں۔ چیک رقم وغیرہ بھیجنے کا پتہ

جامع مسجد باب الرحمت۔ دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہ، کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختمِ نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرتؐ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکو علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ (فقیر) خان محمّد
امیرِ مرکزی
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی